SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Monday, December 26, 1994

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad, at fourty five minutes after four in the evening with Mr. Chairman (Mr. Wasim Sajjad) in the Chair.

Recitation from the Holy Quran

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔

یایھاالذین آمنو انما الخمرو والمیسرو والاصاب والازلام رجس من عمل اشیطن فاجتنبوہ لعلکم تفلحون۔ انما یریدو الشیطن ان یوقع بینکم العداوات وابغضاء فی الخمر و المیسر و یصد کم عن ذکراللہ و عن الصلوات فہل انتم منتہون۔

ترجمہ۔ ایمان والو شراب اور جوا اور بت اور پانسے یہ سب ناپاک کام اعمال شیطان میں سے ہیں سو ان سے بچتے رہنا تا کہ نجات پاؤ۔ شیطان تو یہ چاہتا ہے کہ شراب اور جوے کے سبب تمہارے آپس میں دشمنی اور رنجش ڈلوا دے اور تمہیں خدا کی یاد سے اور نماز سے روک دے تو تم کو ان کاموں سے باز رہنا چاہیئے۔

SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Monday, December 26, 1994

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad, at fourty five minutes after four in the evening with Mr. Chairman (Mr. Wasim Sajjad) in the Chair.

Recitation from the Holy Quran

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔

یایھاالذین آمنو انما الخمرو والمیسرو والاصاب والازلام رجس من عمل اشیطن فاجتنبوہ لعلکم تفلحون۔ انما یریدو الشیطن ان یوقع بینکم العداوات وابغضاء فی الخمر و المیسر و یصد کم عن ذکراللہ و عن الصلوات فہل انتم منتہون۔

ترجمہ۔ ایمان والو شراب اور جوا اور بت اور پانسے یہ سب ناپاک کام اعمال شیطان میں سے ہیں سو ان سے بچتے رہنا تا کہ نجات پاؤ۔ شیطان تو یہ چاہتا ہے کہ شراب اور جوے کے سبب تمہارے آپس میں دشمنی اور رنجش ڈلوا دے اور تمہیں خدا کی یاد سے اور نماز سے روک دے تو تم کو ان کاموں سے باز رہنا چاہیئے۔

POINT OF ORDER

راجہ محمد ظفر الحق۔ پوائنٹ آف آرڈر جناب چیئرمین۔

جناب چیئرمین۔ راجہ ظفر الحق صاحب۔

راجہ محمد ظفر الحق۔ جناب چیئرمین! آج جب کہ اجلاس دوبارہ شروع ہوا ہے تو حکومت میں تبدیلی بھی واقع ہو چکی ہے کہ وزیر قانون سید اقبال حیدر صاحب کو ہٹا کر ان کی جگہ تین نئے حضرات کو منسٹر اور منسٹرز آف سٹیٹ بنایا گیا ہے۔

سید اقبال حیدر صاحب کچھ وقت ہمارے ساتھ اپوزیشن کے طور پر بھی رہے اور اب وہ سرکاری بنچوں کے اوپر تشریف فرما ہوں گے۔ ان کی کارکردگی بطور وزیر قانون اور اس کے علاوہ بھی انہیں جو ذمہ داریاں دی جاتی رہی ہیں، وہ کارکردگی میں سمجھتا ہوں انتہائی شاندار تھی۔

(Applause)

راجہ محمد ظفر الحق۔ اور ان کا طرز عمل باوجودیکہ ان کی مجبوری اپنی پارٹی کی وجہ سے بھی تھی، کوئی discipline بھی تھا لیکن ان کے اندر، میں سمجھتا ہوں، کہ ایک انسان کا دل ہے اور ایک انسان کا دماغ ہے۔ جس کی بناء پر ہمارا آپس میں cooperation رہا ہے۔ چند روز پہلے President صاحب نے ان کی کارکردگی کو سراہا بطور وزیر قانون، اور یہ بھی کہا کہ انہوں نے ۱۸ بل پاس کروائے۔ لیکن میرا خیال یہ ہے کہ ان کو اگر توفیق ہوتی تو یہ بھی کہتے کہ یہ بل اپوزیشن کے تعاون کی وجہ سے ہی وہ پاس کروا سکے تھے۔ اور میں نئی ٹیم کو بھی یہی گزارش کروں گا کہ وہ دو طریقوں سے چل سکتے ہیں۔ ایک اقبال حیدر والا طریقہ۔ تعاون سے، صلاح مشورے سے اور cooperation سے۔ اور دوسرا طریقہ اس سے مختلف جو بھی سلسلہ ہو اس سے۔ تو اگر انہوں نے تعاون اور cooperation کا طریقہ رکھا تو ہم کسی ایسے معاملے پر جو قومی مفاد میں ہو، جو اس ہاؤس کے مفاد میں ہو، ان سے ہر قسم کا تعاون کریں گے لیکن اگر انہوں نے اس کے علاوہ کوئی طرز عمل اختیار کیا تو اس سے ہاؤس میں بلا وجہ پھر کھچاؤ پیدا ہو گا اور میرا اندازہ یہ ہے کہ ان حضرات میں سے کوئی بھی جیالاپن ٹائپ کی کارکردگی دکھانے کی کوشش نہیں کرے گا۔ میں یہی الفاظ کہنا چاہتا تھا۔

جناب چیئرمین۔ نہیں، مجھے یقین ہے کہ ایسا نہیں ہو گا۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین۔ زیادہ ڈیبیٹ اس پر نہ ہو۔ آفتاب شیخ صاحب آپ چونکہ کراچی کے colleague ہیں آپ کچھ کہہ لیں۔

جناب آفتاب احمد شیخ۔ جناب چیئرمین! میں راجہ صاحب کے جذبات کے ساتھ اپنے آپ کو associate کر رہا ہوں۔ اور میں بہت شاندار الفاظ میں جناب اقبال حیدر کی کارکردگی کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں۔ ان کا جو ریکارڈ ہے اس ہاؤس میں۔

(Applause)

جناب آفتاب احمد شیخ۔ ان کا جو ریکارڈ ہے اس ہاؤس میں بلز پاس کرانے میں، چاہے انداز ان کا کچھ بھی رہا ہو، لیکن جو sum total ہے وہ یہ ہے کہ انہوں نے اپنی کارکردگی کا A-1 انداز میں مظاہرہ کیا ہے۔ مجھے نہیں معلوم کہ کیا وجوہات تھیں؟ وجوہات تو خیر آپ کو بھی معلوم ہیں، مجھے بھی معلوم ہیں کہ جن وجوہات کی بناء پر ایسا ہوا ان کے ساتھ بحیثیت لاء منسٹر کے اور وہ قربانی کے بکرے بنے، وہ مسئلہ آج بھی زندہ ہے اور آج بھی ہم یہ بات معلوم کرنا چاہیں گے کہ آیا گورنمنٹ اس ruling پر عمل کر رہی ہے کہ نہیں کر رہی ہے جو چیئرمین نے دی ہے؟

جناب چیئرمین۔ تو آپ کا مطلب ہے اور لاء منسٹر بھی جائے۔

جناب آفتاب احمد شیخ۔ جی ہاں۔ لیکن جناب چیئرمین! میں اقبال حیدر صاحب کے سلسلے میں یہ بات ریکارڈ پر لانا چاہتا ہوں کہ ان کی performance excellent تھی، اے ون تھی۔

Mr. Chairman: I agree with you.

جی بلور صاحب۔

جناب الیاس بلور ۔ جناب چیئرمین، میں آپ کا مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے موقع دیا۔ میں راجہ صاحب اور آفتاب صاحب کی باتوں سے agree کرتے ہوئے اقبال حیدر صاحب کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں۔ اقبال حیدر صاحب نے جو پیار محبت اور بھائی چارے کا رویہ اس ہاؤس میں اپنایا تھا پچھلے ۹ مہینے سے ہم بھی دیکھ رہے ہیں۔ آج وہ جس بات پر قربانی کا بکرا بنے

ہیں اللہ تبارک تعالیٰ کرے کہ اس بات پر باقی وزراء قربانی کا بکرا نہ بنیں۔ اور اچھے اعمال کرتے ہوئے جناب چیئرمین اور سپیکر صاحب کی رولنگ کو گورنمنٹ مانے اور حقیقت پسندی کو مد نظر رکھتے ہوئے مانے اور اپنے اٹارنی جنرل کے غیر ضروری اور غلط رویے اور غلط advise کو نہ مانے۔ میں نئے وزراء کو welcome کرتا ہوں وہ ہمارے ساتھی ہیں لیکن مجھے افسوس ہے کہ پڑھے لکھے دو بیرسٹر پیپلز پارٹی میں جناب مسعود کوثر اور اعتزاز احسن صاحب بیٹھے تھے ۔ ان میں سے کسی کو لفٹ نہیں دی گئی ۔ بڑا افسوس ہے ۔

جناب چیئرمین۔ جی جناب ظفر صاحب ۔

Mr. Muhammad Zafar: Sir. Thank you very much.

Mr. Chairman: Everybody wants to say something today. Mr. Zafar Sahib.

Mr. Muhammad Zafar: Sir, the exit of Mr. Iqbal Haider from the Cabinet is shrouded with mystry. I hope, someone from that side would disclose why he had been the , scapegoat. General sahib says scapegoat and we feel that he is ascapegoat . He should not have been left out the way he has been left out. His performance was very, very, very, very nice. Not only nice but commendable and excellent and I say from the core of my heart that he should not have been sent home the way he has been sent. Now, as Mr. Bilour said, "there are other capable gentlemen sitting on that side", I would mention Mr. Aitzaz Ahsan, why he has not been picked up for the job? His previous performance was very good . Now, I think, if this thing has started rolling out, the others who are on the way out ... There was in the newspaper that somebody else is also going . I hope, when the replacement occurs, if first of all he is not going, but if he is going , then the replacement should be from the persons who are educated , experienced and intelligent. Thank you, Sir.

Mr. Chairman: Hamid Raza Gilani Sahib.

Makhdoom Syed Hamid Raza Gillani: Thank you, Mr. Chairman. Sir, I just want to say a few words. *Since 1985*, I am associated with the Parliament. Mr. Iqbal Haider's performance is really one of the best. His personal integrity, honesty of purpose and his modesty was so prevailing that members from both the sides of the House appreciated and offered him co-operation. I take this opportunity to welcome these three new Ministers, Makhdoomzada Shah Mahmood, Raza Rabbani and N.D. Khan. We expect a lot from them and I hope they stand to our expectations. Thank you, Sir.

Mr. Chairman: Commander Khalil Sahib.

Mr. Khalil-ur-Rehaman: Thank you, Mr. Chairman. There were talking about an scapegoat. I think whether it is an scapegoat or it is a goat which escaped. I do have very special sense of appreciation for his forebearance, his pursuance, his sagacity and a lot of humility that he displayed here in getting his work done and Raja Sahib mentioned that he did carry through eighteen bills with his absolute cooperation. I wish him best of luck and I also welcome the three new entrants who have come in and I hope that the House will function in the same way or infact, better because of those three in future. Thank you, Sir.

جناب چیئرمین۔ شکریہ جناب پروفیسر خورشید احمد صاحب۔

پروفیسر خورشید احمد۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب چیئرمین ! میں بھی اس موقع پر ضروری سمجھتا ہوں کہ جناب اقبال حیدر صاحب کو ہدیہ تبریک پیش کروں ۔ یہ ان کے لئے خصوصی اعزاز ہے اور میری یاداشت میں یہ پہلا موقع ہے کم از کم اس ایوان کی تاریخ میں کہ

ایک وزیر جب اس نے اپنے عہدے کو چھوڑا یا اس سے عہدہ چھڑایا گیا تو اس کو ایوان میں خوش آمدید کہا جارہا ہے۔ اور ہدیہ تبریک پیش کیا جارہا ہے۔ یہ ان کے لئے قابل اعزاز ہے اور ہم سب ان کی اس خوشی میں اس اعزاز میں شریک ہیں۔ مجھے یہ بات کہتے ہوئے خوشی محسوس ہوتی ہے کہ انہوں نے اپنے ضمیر اس ایوان کی عزت اور قانون کی حکمرانی کے معاملے میں سمجھوتہ نہیں کیا۔ اور ایسے افراد ہی دراصل اس ملک کی ضرورت ہیں کہ جو اصول کی خاطر قربانی دینے اور اس کی قیمت ادا کرنے کے لئے تیار ہوتے ہیں۔اس لئے جگر کا وہ مصرعہ مجھے یاد آرہا ہے۔

تجھے اے جگر مبارک یہ شکست فاتحانہ

ان کا کیبنٹ سے نکلنا میرے خیال سے ان کے درجات کو ان کے مقام کو بلند کرنے کا ذریعہ بن رہا ہے۔ میں اس موقع پر یہ بات بھی ضرور کہوں گا کہ سید اقبال حیدر نے حقیقت یہ ہے کہ ہم سب کے ساتھ بڑی حکمت، دانشمندی اور محبت کے ساتھ قانون سازی کے معاملات میں اس ایوان کو آگے بڑھانے میں اور جہاں جہاں بھی مشکلات پیش آئیں انہوں نے ایک دوسرے کو ساتھ لے کر چلنے کی کوشش کی۔ اور میری نگاہ میں یہی جمہوریت کی روح ہے۔ یہی اسلام کا مزاج ہے اور مجھے توقع ہے کہ حکومت کے آئندہ کے لئے خصوصیت سے نئے وزیر پارلیمانی امور اس معاملے میں اسی روایت کو آگے بڑھانے کی کوشش کریں گے۔ میں پروفیسر این ڈی خان کو بھی خوش آمدید کہتا ہوں اور یہ توقع رکھتا ہوں کہ وہ اور ان کے دونوں رفقاء جنہیں بھی میں خوش آمدید کہتا ہوں اس بات کی کوشش کریں گے کہ اس ایوان کو قانون کے مطابق روایات کے مطابق اور نئی اچھی روایات قائم کرتے ہوئے چلایا جائے گا۔ لیکن آخر میں ایک بار پھر یہ بات ضرور کہنا چاہتا ہوں اس لئے نہیں کہ ہم مزید وزیروں کی قربانی چاہتے ہیں۔ بلکہ اس لئے کہ اصول کی بات ہے جسے بالا رہنا چاہیے اور وہ یہ ہے کہ حکومت کو کھلے الفاظ میں اس ایوان کے اندر چیئرمین کی رولنگ کو تسلیم کرنے اور اس کے آگے سرتسلیم خم کرنے کا اعلان کرنا چاہیئے۔ یہ اس کی اخلاقی ذمہ داری ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ نئے وزیر اور نئی ٹیم ضرور اس ذمہ داری کو ادا کرنے کی کوشش کرے گی۔ شکریہ۔

جناب چیئرمین۔ جناب ملک محمد حیات خان صاحب۔

Brig. (Retd.) Malik Mohammad Hayyat: Wishing for every word that he has said for Mr. Iqbal Haider. I think he has grace, love and affection among both the sides and has achieved a tremendous result. At the same time I would like to congratulate the three young Ministers. I am sure their performance wi.. be equally good and I w.sh them best of luck.

جناب چیئرمین۔ شکریہ' جناب حافظ حسین احمد صاحب ۔

حافظ حسین احمد ، جناب چیئرمین ! میرے انتہائی پیارے دوست 'جناب اقبال حیدر صاحب کو میں آج دل کی گہرائیوں سے خراج عقیدت پیش کرتا ہوں ۔ وفاقی کابینہ سے ان کے انتقال کا واقعہ کوئی غیر معمولی واقعہ نہیں ہے ۔ کافی دنوں سے وہ پریشان تھے اور ان کے دل و دماغ میں ضمیر کی جنگ جاری تھی ۔ اوپر سے جو ہدایات تھیں ان کے مطابق وہ کچھ کہنا چاہتے تھے اور ان کا ضمیر کچھ اور ان سے کہلوانا چاہتا تھا۔ یقیناً ہمیں ان کی مجبوریوں کا احساس بھی تھا۔ لیکن ہمیں یہ خوشی ہوئی کہ ان کا ضمیر جیت گیا اور وہ صرف دو تین کرسیاں پیچھے بیٹھ گئے ہیں۔ اب ہماری دعا ہے کہ محترم رضا ربانی صاحب کے لئے' ہم ان سے توقع رکھتے ہیں کہ وہ بھی اقبال حیدر صاحب کی طرح سینیٹر پہلے بنے ہیں ' اور وزیر بعد میں بنے ہیں ۔ اقبال حیدر صاحب کو جس طرح پروفیسر صاحب نے کہا کہ یہ پہلے وزیر ہیں جن کے استعفیٰ کے بعد ان کا پرجوش انداز میں خیر مقدم کیا گیا۔ یقیناً یہ ایک انوکھی مثال بھی ہے اور قابل تقلید بھی ہے نئے وزراء کے لئے انشاللہ ہم وعدہ کرتے ہیں کہ جب وہ بھی اس طرح آئیں گے تو ان کا بھی اسی انداز سے بھرپور خیرمقدم کیا جائے گا۔ تو جہاں تک میرے دوست اقبال حیدر کا تعلق ہے یقیناً گرتے ہیں شہسوار ہی میدان سیاست میں ۔ تو ان کا استعفیٰ ہم سمجھتے ہیں کہ پارلیمنٹ کی بالا دستی کے لئے ہے ۔ اگرچہ وہ آج بھی شاید اس کو on the record نہیں لا سکے۔ لیکن میں ان کی طرف سے یہ کہہ رہا ہوں کہ انہوں نے استعفیٰ چیئرمین کی رولنگ کی حمایت میں دیا ہے اور ہم سمجھتے ہیں کہ ان کا یہ خاموش اظہار عقیدت آپ کے لئے ہمارے لئے باعث فخر ہے۔ شکریہ جی۔

جناب چیئرمین۔ شکریہ حافظ صاحب' جناب امداد اعوان صاحب۔

جناب امداد علی اعوان۔ شکریہ جناب چیئرمین' ہونا تو یہ چاہیئے تھا کہ صرف ہم آنے والوں کو اور جانے والوں کو خراج تحسین پیش کریں۔ لیکن کچھ دوستوں نے اس کو الٹا ہی رنگ دے دیا ہے ۔ سیاسی پارٹیوں میں کچھ فیصلے ہوتے ہیں جو سب کو ماننے پڑتے ہیں ' اور یہ فیصلہ بھی ان ہی میں سے ایک ہے۔ حکومت کی طرف سے کسی کو اعتراض نہیں لیکن اپوزیشن کے دوستوں کو پتہ نہیں کیوں یہ اعتراض ہے کہ یہ قربانی کا بکرا بنا ہے ۔ حقیقت میں ایسی کوئی بات نہیں ہے۔ میں جناب اقبال حیدر صاحب کو کافی عرصے سے جانتا ہوں' وہ بڑے اچھے' بااصول اور بااخلاق ہیں۔ میرے ساتھ وکیل رہے ہیں اور اب انشاللہ میرے ساتھ ہی وکالت کریں گے ۔ لیکن ان کا جانا اور دوسروں کا آنا یہ کوئی نئی بات نہیں ہے۔ ہر حکومت میں یہ چیزیں ہوتی ہیں ۔ جہاں تک اقبال حیدر صاحب کا سوال ہے اس نے بڑے اچھی طرح اور خوش اسلوبی سے اپنی وزارت کو چلایا جس کے لئے ہم سب دوست ان کو قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہیں ۔ اور سب سے بڑی خوبی ان کی یہی تھی کہ اپوزیشن کو ساتھ لیکر اس ہاؤس کو چلانے میں انہوں نے بڑی محنت کی ہے ۔ میں ان کو دوبارہ بھی خراج تحسین پیش کرتا ہوں اور نئے آنے والے تینوں دوستوں کا خیرمقدم کرتا ہوں ۔

جناب چیئرمین۔ شکریہ جی' جی ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ ۔

ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ۔ میں اتنا عرض کروں گا آپ کے توسط سے کہ ہمارے سابق وزیر قانون سید اقبال حیدر صاحب کا بہت اچھا رول رہا ہے ' مثبت رول رہا ہے اس انداز سے کہ انہوں نے اپنے طور پر یہ ہمیشہ کوشش کی ہے کہ ایوان کو مل کر چلایا جائے یہ ایک بہت بڑی بات ہے کہ ان کی ہمیشہ یہ کوشش رہی ہے اور جس طریقے سے انہوں نے کوشش کی 'منت سماجت کی ' دوستوں کو قائل کرنے کی کوشش کی یہ ایک اچھی خوبی ہے کہ پورے ایوان کو' خاص طور پر اپوزیشن کو' ساتھ لے کر چلانے کی ۔ اس میں حقیقت ہے کہ انہوں نے ایک فرد کی حیثیت سے یا ایک وزیر قانون کی حیثیت سے یا ایک سینیٹر کی حیثیت سے ہمیشہ اس میں انہوں نے پہل کی ہے اور کبھی بھی یہ تاثر نہیں دیا معزز ایوان کو کہ اپوزیشن اگر ناراض ہے یا اس نے احتجاج کیا ہوا ہے یا وہ بائیکاٹ پر ہیں' ان کو نظر انداز کیا جائے۔ میں سمجھتا ہوں یہ ایک مثبت بات ہے وزارتیں تو آنی جانی چیزیں ہیں۔ مگر ایک اچھی بات ہوتی ہے وہ سب کے لئے چاہے وہ وزارتوں

میں بیٹھے ہیں یا اپوزیشن میں بیٹھے ہیں، جو سب سے بڑی بات ہے وہ اصول ہے۔ اگر سب لوگ اس کی پاسداری کریں ان اصولوں کی جن کے لئے ہم سب مل کر جدوجہد کر رہے ہیں ۔اسے جمہوریت کہتے ہیں۔ یہ ہے قانون کی بالادستی ، آئین کی بالا دستی، پارلیمنٹ کی خودمختاری ، یہ اہم ترجیحات ہیں۔ وزارتوں میں رہنے والے اراکین ، اپوزیشن میں رہنے والے اراکین اور میرے جیسے عام سینیٹروں کا فرض بنتا ہے کہ ان اداروں کو مضبوط کریں اور اس مقصد کے لئے کام کریں۔

ان الفاظ کے ساتھ میں ان کی خدمات کو سراہتا ہوں اور ساتھ ہی یہ بھی عرض کروں گا کہ ایسے فیصلے کرنے کا حق پارٹی اور جماعت کو حاصل ہوتا ہے ۔ میں سمجھتا ہوں کہ پارٹی قیادت کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ کسی کو وزارت میں لیں یا کسی کو وزارت سے ہٹائیں۔ یہ پارٹی قیادت کا جمہوری حق ہے ۔اس طرح کے فیصلے کرنا ، کوئی نئی بات نہیں ہے ۔ ایسے فیصلے ہوتے رہتے ہیں ۔ لیکن اصل بات یہ ہے کہ role یہ ہونا چاہیئے کہ جمہوریت کو مضبوط کیا جائے اور اپنے پارٹی کے اندر پارلیمانی طریقہ کار کو بہتر کریں ۔ پارٹی میں discipline ہو ، اجتماعی فیصلے ہوں تو یہ زیادہ بہتر ہے ۔ جو لوگ حکومت میں ہیں ، ان کے لئے یہی بہتر ہوگا کہ ان کے فیصلے اجتماعی ہوں۔ پارلیمانی پارٹی مل کر فیصلے کرے تو یہ زیادہ بہتر ہوتے ہیں ۔ اجتماعی فیصلوں میں ہمیشہ جمہوریت اور استحکام کے راستے ملتے ہیں۔

آخر میں جناب این ڈی خان صاحب کے بارے میں عرض کرنا چاہتاہوں کہ میں ان کو جانتاہوں کہ وہ ایک دانشور ہیں ، ایک پروفیسر ہیں ، لائق آدمی ہیں ، ان کی پارٹی اورجمہوریت کے حوالے سے بہت قربانیاں ہیں۔ یہ متوسط درجے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ہم ان سے توقع کرتے ہیں ، وہ بھی اپنی تمام صلاحیتوں کو بروئے کار لا کر پورے ایوان کو اور خاص طور پر اپوزیشن کو اپنے ساتھ لے کر چلیں گے ۔ میں ان کے نیا منصب سنبھالنے پر مبارک باد پیش کرتا ہوں ۔ میں شاہ محمود قریشی اور رضا ربانی صاحب کو نئی ذمہ داریاں سنبھالنے پر مبارک باد پیش کرتا ہوں ۔ ہم امید کرتے ہیں کہ یہ معزز ایوان اور اپوزیشن کو ، جمہوریت اور جمہوری اداروں کے استحکام کے لئے ، ساتھ لے کر چلیں گے ۔

جناب چیئرمین۔ جناب گلزار صاحب ۔

جناب گلزار احمد خان۔ جناب اقبال حیدر صاحب کو خراج تحسین پیش کرنا بہت

ضروری ہے ۔ واقعی انہوں نے بہت اچھا کام کیا ہے اور ہماری پارٹی کے انتہائی معزز اور اچھے رکن ہیں ۔میں جناب آنے والے وزیروں کو بھی خوش آمدید کہوں گا ۔ لیکن جہاں اپوزیشن کے اراکین کا اقبال حیدر صاحب سے اظہار ہمدردی کا تعلق ہے ' وہ جس انداز میں ان کی قربانی کا ذکر کر رہے ہیں اس سلسلے میں ' میں یہ عرض کرنا ضروری سمجھوں گا کہ ایک مثال ہے کہ ایک بحری جہاز امریکہ کی طرف جا رہا تھا ۔ راستے میں ایک بچہ سمندر میں گر گیا ۔ اس کے پیچھے ایک سکھ سردار صاحب نے چھلانگ لگا دی ۔ آگے وائرلیس پر message پہنچ گیا کہ سکھ سردار نے ایک بہت اچھا اور بہت بڑا کام کیا ہے ' ان میں بڑا قربانی کا جذبہ ہے کہ انہوں نے بچہ کے لئے سمندر میں چھلانگ لگا دی ہے ۔ جب یہ جہاز کنارے پہنچا تو آگے سب پریس والے کھڑے تھے ۔ انہوں نے سردار صاحب سے پوچھا کہ سردار صاحب ! آپ میں یہ جذبہ کیسے پیدا ہوا کہ بچے کو بچایا جائے ؟ یہ قربانی آپ نے کیسے پیش کی ؟ یہ چھلانگ آپ نے کس طرح لگائی ؟ یہ سب کچھ کیسے ہوا ؟ اس واقعہ کی تفصیلات کیا ہیں ؟ اس نے کہا کہ آپ سب پہلے میری بات سنیں۔ انہوں نے کہا کہ سناؤ ۔ سردار صاحب نے کہا کہ پہلے مجھے بتایا جائے کہ مجھے سمندر میں دھکا کس نے دیا تھا؟ اقبال حیدر صاحب ۔ ہمارے انتہائی معزز رکن ہیں ۔

(مداخلت)

آپ خواہ مخواہ ان کےبارے میں ذکر کر رہے ہیں کہ قربانی دی ہے ۔ میں عرض کرتا ہوں کہ پارٹیوں میں اختلافات ہوتے ہیں ۔ پھر وزارتیں سب کو باری باری ملنی چاہیئے ۔ یہ ہمارے بھائی ہیں ' انہوں نے پارٹی کے لئے کافی قربانیاں دی ہیں ۔ تو یہ کوئی ایسی بات نہیں ہے جس کا ذکر اپوزیشن والے کر رہے ہیں ۔ میں اس کی وضاحت کرنا چاہتا تھا کہ کوئی قربانی کا جذبہ یا قربانی کا مسئلہ نہیں ہے ۔

جناب چیئرمین۔ اس کی وضاحت کر دیں کہ دھکا کس نے دیا ہے۔

جناب چیئرمین۔ انور بھنڈر صاحب ۔

چوہدری محمد انور بھنڈر ۔ جناب اقبال حیدر ' آج وزیر قانون نہیں ہیں اور ہمارے ساتھ بطور سینیٹر بیٹھے ہوئے ہیں ۔ لیکن جو وقت ان کے ساتھ بحیثیت وزیر قانون گزرا ہے ' میں یہ سمجھتا ہوں کہ وہ ایک تعاون کی نہایت اعلیٰ مثال تھی ۔ وہ ہمیشہ اپوزیشن کے ساتھ اور لیڈر

آف دی اپوزیشن کے ساتھ نہایت خلوص کے ساتھ ' دیانت داری کے ساتھ اور تعاون کے ساتھ چلے ہیں ۔ جب انہوں نے ہمارے پاس آ کر دست تعاون بڑھایا ہے ' ہم نے ان کو کبھی انکار نہیں کیا ----

(اس موقع پر نماز مغرب کی اذان سنائی دی)

جناب چیئرمین۔ اب باقی کارروائی نماز مغرب کے بعد ہو گی ۔

So , we adjourned the House for twenty minutes.

(اس کے بعد اجلاس کی کارروائی نماز مغرب کے لئے ملتوی ہو گئی)

[The House re-assembled after interval with the Chairman (Mr.Wasim Sajjad) in the Chair]

جناب چیئرمین ۔ جی کون بات کر رہا تھا ؛ میرے خیال میں بھنڈر صاحب بات کر رہے تھے ۔ جی جناب ۔

چوہدری محمد انور بھنڈر ۔ جناب والا! میں یہ عرض کر رہا تھا کہ جناب اقبال حیدر صاحب کے ساتھ جو وقت بھی گزرا اپوزیشن کا' وہ نہایت تعاون کے ساتھ گزرا۔ اور یہ بات ہم نہ صرف اس لئے دہرانا چاہتے ہیں کہ انہوں نے تعاون کے ساتھ وقت گزارا بلکہ اس لئے بھی کہ آئندہ آنے والے وقت میں بھی ' اسی طرح وقت گزرنا چاہیئے ۔ میں جناب والا' اس موقع پر جناب رضا ربانی صاحب کو مبارکباد پیش کرتا ہوں ۔ وہ یہاں ہمارے پاس بیٹھے ہوئے تھے' لیکن اب شاید فاصلے زیادہ ہوگئے ہیں' اب ہم سے وہ دور چلے گئے ہیں لیکن مجھے امید ہے کہ ان کا دل ہم سے دور نہیں ہوگا ۔ جیسے وہ یہاں بیٹھ کر مسکرایا کرتے تھے اسی طرح اور اسی محبت کے ساتھ ہمیں ساتھ لے کر رہیں گے' مجھے قوی امید ہے۔ اور جناب شاہ محمود صاحب سے ہماری دیرینہ وابستگی ہے ۔ وہ یہاں تشریف لائے ہیں ۔ ہم ان کا خیر مقدم کرتے ہیں۔ وہ نوجوان بھی ہیں' صاحب علم بھی ہیں اور ہماری ان سے عقیدت بھی ہے ۔ مجھے امید ہے کہ ان کی ایڈیشن بھی ہمارے لئے اس ہاؤس میں مد و معاون ثابت ہوگی لیکن

جناب ایک خطرہ محسوس ہو رہا ہے کہ جہاں ہمیں ایک آدمی کو face کرنا تھا وہاں اب ہمیں تین آدمیوں کو face کرنا پڑے گا۔ لیکن میں یہ توقع رکھتا ہوں کہ یہ تینوں آدمی اور یہ ٹیم ہمارے ساتھ اسی طرح تعاون کے ساتھ چلے گی اور انشاء اللہ یہ تعاون برقرار رہنا چاہیئے اور یہ تعاون برقرار رہا تو میں سمجھتا ہوں کہ اس ہاؤس کی روایات بھی برقرار رہیں گی اور پارلیمانی زندگی میں اور اس ایوان کی اس زندگی میں میں سمجھتا ہوں کہ ایک خوشگوار وقت آئے گا اور آپس میں تعاون کے ساتھ وقت چلے گا Thank you very much sir۔

جناب چیئرمین ۔ جناب اعتزاز احسن صاحب۔

Mr. Aitzaz Ahsan: I am grateful to you for giving me this opportunity. In fact, Mr. Chairman, I think that it is a tribute to Mr. Iqbal Haider, my very dear friend that when we are discussing him and his carreer as a Law andJustice Minister for a year or more in this House and in Parliament and in the country and where there is such a unanimity of expression about him there is noattrition. there is no acrimony, there is no dispute, that the temperature of the House has indeed fallen both materially as well as in spirit and in substance. This too is a tribute to a very great man who has been a great Law Minister. I know him as a friend. He combines humility with grace and is a person who, despite his many talents and virtues, despite a sharp intellect, is devoted and in fact, consumed by hardwork. I have always seen him working over- time, working late at night, working early in the morning, rushing from here and there but I do also want to say, Mr. Chairman, that in democracy, least we feel any apprehensions, about any circumstances of his coming out of the cabinet and sitting with us at the back benches. Democracy and particularly parliamentary democracy, Mr. Chairman, is like a game and in the game the Skipper, the Captain always has the prerogative and the privilege to call players out of the

fields and sometimes temporarily. It is not necessary that a player is called out by the Captain because he is playing a bad game. Sometimes, it is to preserve him for the final push in the ten, fifteen minutes of the game. I think personally and I am sure that Mr. Iqbal Haider will again adorn the front treasury benches. sometime during his career and during his present tenure as Senator and present tenure of this Government of the Pakistan People's Party. I have personally no doubt about that. I think, Mr. Chairman, that is the game, it is Skipper's right to determine. Sometimes he changes the order of the batsmen, sometime 'swash-buckling-batsman' is sent in first if more runs are needed within a certain time-spell and this decision remains the exclusive right of the Captain of the side. Here, I must say, Mr. Chairman, that while I expect one day, Mr. Iqbal Haider in some capacity to again come and sit among the ministers in the front benches of the Poeple's Party, I think that the gentleman who replaces him, Mr. N.D. Khan, will also not let down our side nor this House nor will he vitiate. I am sure, the great atmosphere, that pleasant atmosphere of friendship of comradeship that Mr. Iqbal Haider has left behind him in this House will remain intact. I am sure, he will take up the task where Mr. Iqbal Haider has left it. He is also assisted by very able two Ministers of State, Mr. Raza Rabbani and Shah Sahib are very polite. Peer Sahib, I call him and I think that both these young Ministers plus able and more seasoned Mr. N.D. Khan with so many years of politics behind him, with so many years of service to the country and the party behind him and now, he will avail this opportunity to take forward where Mr. Iqbal Haider with all his competence, traits and humility has left. I am sure that Mr. N.D. Khan and his team will prove to us all both on this side and that side of the divide, to be the competent successors to Mr. Iqbal Haider. I congratulate them on the

assumptionof this office.

Mr. Chairman: Sheikh Rafiq Sahib. This may be treated as a reference for Mr. Iqbal Haider.

Sheikh Rafiq Ahmad: I would not be speaking for more than two minutes. It is actually the matter of extreme happiness for me that my friends sitting on both sides of the House have appreciated his services and I am sure "they also serve who stand and wait." Mr. Iqbal Haider would while those sitting on my right would also be serving the cause of democracy, serving this House, serving their party and serving the country. Before I sit down, I must, a felicitate my friends who are today adorning the first bench Mr. N.D. Khan. We have been old colleagues and I know how hard working and how capable is he. Makhdoom Sahib comes of a family to which I am very deeply devoted and Mr. Raza Rabbani has made himself felt in a city where he has gonehardly twenty five years ago and has been elected as a Senator from there.

Mr. Chairman: Thank you. Shafqat Mahmood.

Mr. Shafqat Mahmood: Thank you Mr. Chairman. I have no desire to take more of your time and time of this House but I think Mr. Chairman this is a moment to say, this is a special moment, not only that all the tributes that have been paid to Senator Syed Iqbal Haider are most well deserved but unfortunately in a polorised environment that we live in today in our country it is indeed a special moment that tributes are being paid to Senator Iqbal Haider from across the board, from members of the Muslim League, Mahajir Qaumi Movement, Awami National Party, Pakistan People's Party and all the parties that are representing in this House. So, Mr. Chairman, this is indeed a special

moment. I also feel that many people express apprehensions about the future of this country. Many people express apprehensions about the future of democracy in our country, but I think what is being shown today in this House this is a kind of across the board unanimity. This is indeed to me an indicator that demoracy is strong and Mr. Iqbal Haider deserves special applause that it is because of him that he has served as a catalyst that all these emotions have come out from both the sides of the House. I, of course, can not sit down without welcoming the 3 very eminent gentelmen who have succeeded Mr. Iqbal Haider. Professor N D. Khan is Deputy Secretary General of the Pakistan People's Party who has served long in the party. Mr. Raza Rabbani who was sitting with us. So it is a great honour for us, the third row, that he has gone to front row and Makhdoom Shah Mahmood Qureshi, again whose qualities of head and heart are very well known. Thank you very much for.

Mr. Chairman: Thank you. Leader of the House.

Malik Muhammad Qasim: Mr Chairman Thank you Sir, for giving me this opportunity and, I join the Leader of the Opposition in his sentiments which he expressed about Iqbal Haider. As a matter of fact Sir, I congratulate Mr. Iqbal Haider that people feel. I may have felt also, when he resigned on account of personal reasons. But I think, now, what tributes have been paid, what just now Mr. Shafqat Mahmood has said that there is a complete unanimity within this House. This is the greatest honour Sir. This is the greatest tribute which could be paid to Mr. Iqbal Haider and, therefore, I feel that his leaving the Cabinet is a greater honour at the moment, at least the way he has been praised, the way his work has been praised, the way he has made this

House get together and make us feel that we are one entity. Sometimes, I even feel when we start talking against each other or say things which should not be said in the House. There have been well, I think, it was, in a little veil that things have been said about the new entrants in the Cabinet but let me tell them I don't know that a new Law Minister is a double M.A., one of Political Science and other of Philosophy. He is also known as a Professor and against which they have been making remarks which at least they were not of my liking. He is an L.L.B. and he has been practising. So, I don't know what other qualifications did they want for a new Law Minister? In the same manner, Makhdoom Sahib is an M.A. from Cambridge and he has been a Minister in the Provincial Cabinet of the Punjab and Raza Rabbani you know him Sir, more than we do the way he has been expressing himself in this House on different issues and the opinions which he has been giving and interpretation which he has been giving to various things in the House.

Sir, in the end again, I assure the House that if the Leader of the Opposition had a certain grievance when he said that the President had praised Mr. Iqbal Haider and said that he has got 18 Bills passed and that he had not mentioned the Opposition. Sir, I have mentioned the Opposition, their cooperation. If they had not cooperated, I am sure, Sir, we would have not been able to pass all those Bills or carried out the work which we have been carrying out. We can have a better cooperation, we can be more cooperative if which we have the will to do so and I assure them Sir, on behalf of the new Ministers, the Law Minister, the Ministers of State that they will give them full cooperation in every manner which would be in the interest of this House or which would be in the interest of this country. I must say that, Iqbal Haider has

been a cause, I think this is the first time in the history of Pakistan as far as I know, inspite of the fact that there have been greater unities, not the way we fight these days or the polarization as it exists in the country today, I think, it is the first time in the history of Pakistan that a Minister who has left the Cabinet is being paid tributes in such a manner and in such a unanimous manner from the House and the resolution was also moved by the Leader of the Opposition which I have risen to support, Sir. So, I congratulate him, Sir, on behalf of this whole House and I congratulate him on behalf of myself that this is a unique occasion and I hope that any one of us whether he goes at his own or whether he is removed. The Governments come and go but if we can create such precedents that the people of whole of the House if they consider a man when he leaves them or when he leaves the Government particularly, he is paid such tributes. It is the greatest tributes which can be paid to a Parliamentarian, Sir. Thank you, Sir.

Mr. Chairman: I would also like to thank Mr. Iqbal Haider for the cooperation which he extended to me and join you in appreciating his good work and also welcoming the new Ministers to this House. Thank you very much.

جناب چیئرمین۔ جی اقبال صاحب' اقبال صاحب کچھ کہنا چاہ رہے تھے۔ اچھا ٹھیک ہے آپ please ذرا مختصر بات کریں کیونکہ بہت لمبا ہو گیا ہے۔

مولانا سمیع الحق۔ --- سینٹ میں آنے والوں کا خیرمقدم کیا جا رہا ہے، اور جانے والوں کے لیے اچھے جذبات کا اظہار کیا جا رہا ہے۔ اچھی بات ہے اور تقریباً ایک گھنٹہ اس بحث پہ لگا لیکن یہ معلوم نہیں ہو سکا کہ دھکا کس نے دیا تھا تو آپ سے میں رُولنگ چاہوں گا اس بحث پہ۔ یہ رولنگ آپ نے دینی ہے۔ کیونکہ ایک گھنٹہ آپ نے سینٹ کا لیا ہے---

جناب چیئرمین۔ مجھے لگتا ہے، مجھے شک ہے دھکا آپ نے دیا ہے۔

مولانا سمیع الحق۔ نہیں، نہیں، یہ آپ باقاعدہ رولنگ دیں گے کہ دھکا کس نے دیا تھا۔ کیونکہ یہ وقت سارا رائیگاں چلا گیا ہے تقریباً ایک گھنٹہ۔میرے خیال میں آپ ہی نے دیا ہے۔

جناب چیئرمین۔ بہرحال جی، یہ ہر ایک کو اس قسم کی appreciation نہیں ملتی۔ انہوں نے کوئی اچھے کام کیئے ہوں گے تو لوگ آج ان کو اچھے الفاظ سے یاد کرتے ہیں۔ جی اقبال صاحب آپ کچھ کہنا چاہتے ہیں؛

Syed Iqbal Haider: Very briefly, Sir.

Mr. Chairman, it is genuinely a very special moment of my life and I do not find real words that I can express my gratitude to the Leader of the Opposition, to the Leader of the House to the Leader of the MQM, Leader of JUI, to the Leader of ANP, to Maulana Sami-ul-Haq's faction of JUI and Leader of Jammat -i-Islami and my independent honourable members and, of course, Leader of BNM Dr. Hayee Group, BNM Mengal Group and all political parties colleagues and, of course, my own party and my own colleagues, my own friends with whom I have worked day and night, the warmth, generosity and sincere sentiments that have been expressed by them is the most invaluable reward that I could have ever dreamt for the portfolio of the Minister for Law, Justice and Parliamentary Affairs. It shall remain as the most cherished memories and most invaluable occasion in my political career Sir, and no amount of gratitude is good enough, I am grateful to all the members from the Opposition as well as my colleagues from Pakistan People's Party for their very generous cooperation and PDF and, of course, PML, Junejo Group I missed them, please don't mind it, and Malik Qasim Sahib in particular who is the Leader of the House and without his support and cooperation I could not have fulfilled my duties in

that manner that I would have liked to be effective and purposeful . It is generally due to the cooperation and kindness of both the sides that I succeeded in having 18 Bills passed from this House and had the privilege of concluding debates on many important issues . Mr Chairman, let me assure you I have not been made a scapegoat. Let me clarify that there was no occasion or question of me becoming a scapegoat or anybody is trying to make me a scapegoat. I have not even the slightest bitterness in the decision of the Leader of my party, Prime Minister Benazir Bhutto, not the slightest complaint, not the slightest grief or repentance in any manner because I am a party worker, as a party worker I am bound by the command of my party Pakistan People's Party and respect the decision of my party in all respects, in all manners and as I did, Mr Chairman, all that I could do at my command to minimize the polarization and to prevent any kind of confrontation or rift between the three constitutional institutions of the country that is Parliament, Executive and Judiciary. I am going with full satisfaction, I may not be totally successful , 100% successful, but very much successful in preventing any kind of rift or confrontation between the constitutional institutions and as well as minimizing the polarization with the government and the opposition and we have carried the House in a fairly reasonable manner and a dissent and disagreement is the essence of democracy that is nothing to worry about but I am very confident Mr. Chairman, that the new Ministers, Mr. N.D. Khan, Mian Raza Rabbani , Makhdoom Shah Mehmood are such a brillant persons and politicians of calibre, competence and sagacity that I have not the slightest doubt about their performance and their collective action will run this House in a far more effective manner and will succeed in pursuing the cause of democracy and legislation through this House. I sincerely

congratulate from the core of my heart, to the three honourable ministers and congratulate Mr. N.D. Khan on his appointment and congratulate members of his team on their appointments as the Minister for Law and a Minister for Parliamentary Affairs that could have been one of the finest choices and they are the finest ones that I have known in my political career and I am so glad that they have assumed their own responsibility. There is not the slightest shadow of doubt and they shall be able to perform in a far better and in the best possible manner. Mr. Chairman, I am grateful to you for your cooperation and kindness. You have been very kind to me and in discharging my duties you have been very cooperative to me which I must acknowledge. In many points, I could have faced far most difficult time due to the overall major objective, national objective, you maintained your cool, you composed yourself, you maintained the tradition and you helped me in preserving the democratic norms and traditions and in strengthenig that and I shall continue to do whatever is at my command to ensure that the democratic institutions and the status of the Parliament are, not in any manner, undermined and the three constitutional institutions function in harmony with each other, as complementary for each other and not as an adversary of each other. Thank you very much, Mr. Chairman.

جناب این ڈی خان۔ جناب چیئرمین ! اس ہاؤس کے اراکین نے جن جذبات اور جن احساسات کا ذکر کیا ہے ان کی انتہائی قدر کرتے ہوئے میں اولاً تو جناب اقبال حیدر صاحب کو خراج تحسین پیش کرنا چاہتا ہوں کہ جنہوں نے انتہائی تدبر اور حکمت عملی کے ساتھ اپنے دور میں اپنی وزارت کو کامیابی سے ہمکنار کیا۔ لیڈر آف دی اپوزیشن نے جن جذبات کا اظہار کیا ہے میں اس کا بھی قدر دان ہوں اور آپ کے توسط سے یقین دلانا چاہتا ہوں کہ انشاء اللہ تعالیٰ جن روایات کو اس ہاؤس نے جنم دیا ہے ان کے فروغ اور افزائش کیلئے ہماری جانب سے عملاً مثبت اقدامات کیئے جائیں گے اور ساتھ ہی ساتھ میں یہ بھی عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ان اخلاقی اقدار کو

اور سیاسی روایات کو ہم آگے لے جائیں گے کہ جو جمہوریت کے مستحکم کرنے اور حزب اقتدار اور حزب اختلاف کے درمیان ایک تعمیری اور مثبت تعلق پیدا کرنے میں مددگار ثابت ہونگی ۔ ساتھ ہی ساتھ میں یہ یقین دہانی کرانا چاہتا ہوں اپنی جانب سے اور دونوں وزراء کی جانب سے کہ انشاء اللہ تعالیٰ دستور کی بالادستی ، قانون کی حاکمیت اور پارلیمنٹ کی supremacy کو مستحکم کرنے میں جن روایات کی بھی ضرورت ہو گی انشاء للہ تعالیٰ آپ ہمیں پیچھے نہیں پائیں گے ۔ میں ایک بار پھر ان دوستوں کو جنہوں نے ہماری ہمت افزائی کی ہے ، جنہوں نے خیر مقدم کیا ہے اور جنہوں نے تعاون کی یقین دہانی کرائی ہے میں ان کو قدردانی کے الفاظ پیش کرنا چاہتا ہوں اور اس جانب بھی بہت سارے معزز اراکین بیٹھے ہوئے ہیں جو مارشل لاء کے خلاف اور جمہوریت کی بحالی کی جدوجہد میں ہمارے ساتھ تھے ۔ یہاں بہت سے دوست ہیں جن کے ساتھ مشترکہ اسیری کا وقت گزرا ہے ۔ اورمیں یہ یقین کے ساتھ کہنا چاہتا ہوں کہ ہم نے جمہوریت کے لئے گراں قدر قربانیاں دیں ، ہم نے جمہوریت کے لیئے جدو جہد میں پیش رفت کی ہے ۔ اور میں اس بات کا اعادہ کرنا چاہتا ہوں کہ انشاء اللہ تعالیٰ ہاؤس کے دوستوں کے ساتھ مل کر اور جس تعاون کا ذکر Leader of the House نے کیا ہے اقبال حیدر صاحب کے حوالے سے ، میں آپ کو پوری طرح سے assure کرانا چاہتا ہوں ، آپ دیکھیں گے کہ ان روایات کو اور زیادہ استحکام اور فروغ دینے کے لیئے ہماری اجتماعی جدوجہد اور collective efforts جو ہیں وہ قابل ستائش ہوں گی ۔ آخر میں ایک بار پھر اقبال حیدر صاحب کو مبارک باد دینا چاہتا ہوں کہ اصل تعریف تو وہ ہوتی ہے جو انسان کے چلے جانے کے بعد یا اس کے اقتدار اور اختیارات سے سبکدوش ہونے کے بعد کی جاتی ہے ۔ اور میں یہ کہتا ہوں کہ جس طرح سے اس ایوان کے اندر اتفاق رائے سے انہیں خراج تحسین پیش کیا گیا ہے اس کا فائدہ بھی اس ٹیم کو پہنچتا ہے ۔ اس جذبے کی تقویت اور جذبے کے fruit جو ہیں وہ اس ٹیم کو پہنچتے ہیں اور ان کی جو اجتماعی جدوجہد ہے اس کا لب لباب یہ ہے کہ ان کی ساری efforts جماعتی efforts تھیں اور ان جماعتی efforts کو ہم مزید تقویت دیں گے ۔ جناب چیئرمین شکریہ۔

جناب چیئرمین۔ شکریہ جناب۔ جی جناب عبدالحئی صاحب۔ On point of Order ۔

ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ ۔ جناب چیئرمین صاحب ! میں اس معزز ایوان کی توجہ اس اہم

مسئلے کی طرف دلانا چاہتا ہوں کہ نوکنڈی ضلع چاغی میں ایک ایسا بدقسمت شہر ہے جس کی بیس پچیس ہزار کی آبادی ہے اور وہ آج پانی کی ایک بوند کے لئے ترس رہے ہیں۔ اور ۴۷ سال ہوچکے ہیں اور ان کی حالت یہ ہے جناب والا! ٹرین جو زاہدان کے لئے جاتی ہے کوئٹہ سے وہ ہفتے میں ایک دفعہ ان کے لیئے پانی کے دو ڈبے لے جاتی ہے اور وہاں کے عوام پورے ہفتے کا پانی اسٹور کرتے ہیں اور وہاں حالت یہ ہے کہ ... روپے ایک بیرل پانی ملتا ہے۔ ڈیزل ارزاں ہے، پیٹرول ارزاں ہے۔ اور یہ ایک بین الاقوامی شاہراہ ہے وہاں کے عوام نے اور وہاں کے لوگوں نے ایک نوٹس دیا ہے حکومت کو کہ ہم پہیہ جام ہڑتال کریں گے ۲۴ دسمبر سے ۶ جنوری تک۔ اگر ہمارے مطالبات خصوصاً پانی کے پورے نہ کیئے گئے تو ہم اس شاہراہ کو ہڑتال کے ذریعے بند کردیں گے۔ اور یہ علاقہ معدنیات سے مالا مال ہے۔

جناب چیئرمین۔ یہ Point of Order تو نہیں بنتا۔ بہر حال وزراء بیٹھے ہیں اور انہوں نے نوٹ کرلیا ہے۔ جی جناب شیخ رفیق صاحب۔

جناب رفیق احمد شیخ ۔ میرے دوست نے ایک اہم نکتہ اٹھایا ہے۔ اس پر ہم ابھی discuss کرلینگے۔

جناب چیئرمین۔ نہیں وہ Point of Order نہیں بنتا۔ لیکن یہ ہے کہ منسٹر بیٹھے ہیں۔ اور کیونکہ مسئلہ انہوں نے اٹھا دیا ہے اس لئے if you can take care of it۔

Malik Muhammad Qasim: I am very sad to announce about the death of Parveen Shakir and I would request that the House may say "Fatiha"

جناب چیئرمین۔ جی فاتحہ کرلیتے ہیں۔ حافظ صاحب فاتحہ پڑھا دیں۔

(حافظ حسین احمد صاحب نے پروین شاکر صاحبہ کی وفات پر دعائے مغفرت کی)

Mr. Khalil-ur-Rehman: Sir, I would like to take the advantage of Foreign Minister's presence in the House to bring into the notice of not only this House, this Government, this nation and the media of a situation which is

screaming in the media at home and abroad which is called Chechnya. Sir, an unprecedented crusade has been let loose on the entire Muslim Worldeverywhere, Bosnia, Kashmir, used to be P.L.O and now Chechnya is another aspect which has come in Where carpet bombing is taking place on un-armed civilians, where all the brutalities of war have been let flung on these people. I would like the Foreign Minister to let us know viz-a-viz what is our Government's policy towards this issue? Are we going to condemn it? Are we waiting for some other segments to come to clarify the situation, Sir?

Mr. Chairman: It is a sensitive matter- Would you like to make a statement later on?.

جس طرح مناسب سمجھیں آپ ۔

Sardar Assef Ahmed Ali: Sir, I think the correct procedure would be that either adjournment motion.........

جناب چیئرمین۔ ٹھیک ہے ۔ جی پروفیسر خورشید احمد صاحب۔

پروفیسر خورشید احمد ۔ جناب والا ! یہ انسانی اور اسلامی حیثیت سے بے حد اہم مسئلہ ہے اور فوری توجہ کا مستحق ہے ۔ صدر صاحب کے خطاب پر گفتگو شروع ہو جائے گی اور اس کے بعد ہمارے لیئے تحریک التواء لائی مشکل ہو جائے گی ۔ اس لیے آپ کی اجازت سے ہم وزیر خارجہ سے مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ اس مسئلے کے اوپر امت مسلمہ اور انسانیت کے جذبات کا اظہار کریں ۔ میں diplomatic بات نہیں کر رہا ہوں ۔ حقیقت یہ ہے کہ 1.2 million چیچنیا کی آبادی ہے اور ان کے اوپر جس طرح بمباری کی جا رہی ہے ، جس طرح فوج کشی کی گئی ہے اس کے اوپر خود فوج کا ضمیر چیخ اٹھا ہے اور ایک کمان نے روسی حکام کے احکام ماننے سے انکار کر دیا ہے ۔ آپ ٹیلی ویژن دیکھیئے بچے ، عورتیں اور بوڑھے کس طرح ٹینکوں کے آگے دیوار کی طرح کھڑے ہوگئے ہیں ۔ اس لیے یہ ایک انسانی اور اسلامی مسئلہ ہے اس پر سفارتی زبان میں نہیں بلکہ خالص اسلامی انداز میں بات کرنے کی ضرورت ہے ۔

جناب چیئرمین۔ مناسب یہ ہو گا کہ اس کو باقاعدہ طریقے سے لے آئیں۔

پروفیسر خورشید احمد۔ وہ بھی ہم کر لیں گے لیکن وزیر خارجہ صاحب آج یہاں موجود ہیں اس لیے ہم چاہتے ہیں کہ آپ ان کی توجہ اس طرف مبذول کرائیں۔

جناب چیئرمین۔ یہ sensitive معاملات ہوتے ہیں ' وزیر خارجہ کو ایسے ہی کہناکہ بیان دے دیں یہ مناسب نہیں ہوگا ۔ اس کو آپ باقاعدہ کسی موشن کے ذریعے لے آئیں تو پھر We can ask him

پروفیسر خورشید احمد۔ حساس ضرور ہے لیکن اس سے زیادہ اہم یہ ہے کہ یہ ایک ایسا مسئلہ ہے جو کہ پورے ریجن کو destablize کر سکتا ہے ۔

مولانا سمیع الحق۔ جناب والا ! جن جذبات کا اظہار ان دو بزرگوں نے کیا ہے میں بھی ان کے ساتھ شریک ہوں اور میری بھی خواہش ہے کہ وزیر خارجہ صاحب اس سلسلے میں کوئی موثر قدم اٹھائیں۔ ان کی نظریں عالم اسلام پر لگی ہوئی ہیں۔

جناب چیئرمین۔ اس کو مناسب طریقے سے ایجنڈے پر لے آئیں پھر اس کے بعد اس پر بات ہو گی ۔

جناب محمد ابراہیم خان۔ جناب والا ! یہ بڑا اہم مسئلہ ہے اس پر وزیر خارجہ ضرور بیان دیں اس کی وجہ یہ ہے کہ خود روس نے پاکستان پر الزام لگایا ہے کہ ان کی mercenary بھی وہاں لڑ رہی ہے۔ چونکہ پاکستان پر الزام آیا ہے اس لیے اس کی وضاحت ضروری ہے ۔

جناب چیئرمین۔ جو بھی ہے ۔ میں off hand مناسب نہیں سمجھتا کہ کہوں کہ ایک دم بیان دے دیا جائے۔ جناب آفتاب صاحب۔

جناب آفتاب احمد شیخ۔ جناب والا ! میری عرض یہ ہے کہ میں نے ایوان کی جو گزشتہ سالوں کی کارروائی پڑھی ہے یہاں ایک کنونشن ہوا کرتی تھی کہ خارجہ پالیسی پر بحث ہوا کرتی تھی ۔ اب چونکہ نہ وزیر خارجہ ملتے ہیں اور نہ خارجہ پالیسی پر بحث ہوتی ہے اور آپ رولز کے تحت ان کو پناہ دینے کی اجازت دے رہے ہیں کہ جی تحریک التواء آئے گی تو وہ جواب دیں گے ۔ وہ ہوں گے کہاں جو ہمیں جواب دیں گے؟ اس کے علاوہ یہ ایک بہت اہم مسئلہ ہے جس کی

طرف توجہ میرے ساتھیوں نے مبذول کرائی ہے ۔ اب آپ نے فرمایا کہ اس کو proper طریقے سے لے آئیں ۔ پورے سال میں فارن پالیسی پر ذرہ بھر بھی debateنہیں ہوئی ہے ۔

جناب چیئرمین ۔ debateہوگی تو ہوگی اور کئی طریقے ہیں آپ موشن لا سکتے ہیں ۔ ۱۹۴ کے تحت ہو سکتا ہے ۔

جناب آفتاب احمد شیخ ۔ میں عرض کرتا ہوں کہ NPTکے بارے میں حکومتی پالیسی کا کوئی پتہ نہیں کہ کیا ہو رہا ہے ۔ یہ جو بار بار یہاں پر دورے ہو رہے ہیں ان میں کیا صورتحال ہے ۔ ایوان کو کسی معاملے میں اعتماد میں نہیں لیا گیا ۔ بڑے بڑے فیصلے ہو رہے ہیں اور ان کا کوئی پتہ نہیں ، نہ ایوان کو کوئی بات کہی گئی ہے ۔ جب فارن پالیسی debate کا کوئی schedule نہیں ہے تو اور کس طریقے سے مسئلے کو اٹھایا جائے ۔

جناب چیئرمین ۔ کئی طریقے ہیں ۔ جی حافظ حسین احمد صاحب ۔

حافظ حسین احمد ۔ جناب والا' آج سردار آصف احمد علی صاحب تشریف فرما ہیں ۔ غالبا" تقریب رونمائی میں تشریف لائے ہیں ۔ وہ ہمیں یقین دہانی کرا دیں کہ وہ اگلے دو چار دن میں پاکستان میں رہیں گے اور اس اہم مسئلے پر بیان دیں گے تو ہم ابھی تحریک التوا پیش کر دیں گے ۔

جناب چیئرمین ۔ انہوں نے یقین دہانی کرائی ہے کہ وہ اب کم از کم دس تاریخ تک یہیں ہیں ۔ کیونکہ کرسمس کے دن ہیں باہر ان دنوں میں چھٹی ہوتی ہے ۔ جناب جاوید صاحب ۔

Mr. Javed Muhammad Mengal: Thank you very much, Sir. The temperature of the House has gone down but it has drastically gone down in Ziarat, which is a hill station and famous for being the last place of residence of the' Father of the Nation' and also famous for juniper tree. Now, Sir, with the setting in of winter season juniper trees---

جناب چیئرمین ۔ آپ نے کیامسئلہ چھیڑ دیا ہے ؟ اس کو بھی کسی مناسب طریقے سے لے آئیں ۔

جناب محمد ظفر ۔ نہیں سنیئے ناں ایک منٹ ۔

جناب چیئرمین۔ جی' جی۔

Mr. Muhammad Zafar: Now, what happens during this winter, Sir, there is no source of fuel available in Ziarat, the result is that people living in Ziarat do brave the cold that fall upon the Juniper trees. Sir, you know, Juniper trees take at least thousand years to grow and they have been destroyed. I, Sir, invite the attention of the Minister for fuel that he should take some immediate measures to provide fuel to the people of Ziarat so that they don't have to fall back on this very precious commodity which is Juniper trees, Sir.

Mr. Chairman: O.K. Thank you.

Mr. Muhammad Zafar: And before I sit down, Sir.

Mr. Chairman: Yes, Raja Zafarul Haq Sahib.

(interruption)

جناب چیئرمین۔ نہیں دیکھیں جی ۔ آج دیکھیں ناں نہ ایجنڈے پر ہے پلیز '

You must understand that the issues of Chechnya and Juniper forest and all other issues are not on the agenda. There is no way I can bring it on the agenda. So, I would request you, to bring it up in accordance with the rules and then we will take it up.

Mr. Muhammad Zafar: One thing more, Sir.

جناب چیئرمین۔ تو آج جو فیصلہ ہو چکا تھا اس کے مطابق آج صدر کے خطاب پر ڈیبیٹ شروع ہونا ہے اور اس لیئے میں چاہوں گا کہ اب اس پر کام شروع کر دیا جائے یہ سارے معاملات اس میں آپ لا سکتے ہیں ۔ آپ مثلاً جب تقریر کریں گے Leader of the House or Opposition تو بیشک یہ معاملے لائیں کوئی اس میں رکاوٹ نہیں ہے۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین۔ نہیں، آپ مجھے بتائیں آفتاب صاحب کہ میں کس رول کے تحت ایک ایشو اس وقت اٹھا کر لے آؤں، کیسے لے آؤں؟ یعنی یہ چھوٹا ایشو نہیں ہے It is a very big issue. اس لئے اس کو مناسب طریقے سے لائیں۔

You bring it on the agenda of the House in the appropriate manner and then discuss it.

Mr. Muhammad Zafar: Sir, only one thing more.

Mr. Chairman: Yes, Zafar Sahib.

Mr. Muhammad Zafar: Sir, Quetta happens to be the Capital of Balochistan which is the biggest province of Pakistan but it is very strange that Quetta is not connected through PIA regularly, with Lahore daily.

Mr. Chairman: Zafar Sahib, you see. No Sir, kindly see what happens? No, but you see what are we discussing today?

آپ صدر کے خطاب پر یہ ایشو بھی لے آئیں۔ جب یہ شروع ہو گا تو آپ یہ ڈسکس کریں ناں کہ جی ہماری communication ٹھیک نہیں ہے۔

جناب محمد ظفر۔ اسی سے تو ابتداء کر رہے ہیں ہم۔

جناب چیئرمین۔ نہیں، نہیں۔

Let us start with the Address and then you can bring in these issues.

You know it. There are so اور اگر specifically لانا چاہتے ہیں تو اس کے بھی طریقے ہیں many ways. کوئی ایسی بات نہیں ہے۔ جی مولانا جواد ہادی صاحب۔

سید محمد جواد ۔ جناب چیئرمین! میں خاتون وزیر اعظم کی حکومت میں کراچی میں خواتین کے احتجاجی جلوس پر جو فائرنگ ہوئی ہے اور جس میں تین خواتین شدید زخمی ہوئی ہیں آپ کے توسط سے حکومت کی توجہ اس طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں ۔ ہوا یوں کہ ۱۸ دسمبر کو جیسا کہ معمول ہے، کراچی میں دہشت گردوں نے ضلع ملیر کی ایک رہائشی کالونی جعفر طیار سوسائٹی پر حملہ

کیا ۔یہ تو عام طور پر کراچی میں ہوتا رہتا ہے لیکن یہ واقعہ اس حوالے سے بڑا اہم ہے کہ یہ حملہ رینجرز اور پولیس کی حمایت سے ہوا ہے۔ ضلع ملیر کا ڈی ایس پی عبدالستار ڈیئو اور ملیر کے تھانے کا ایس ایچ او قیادت کر رہے تھے اور نہتے عوام پر حملہ آور ہوئے مسلح رینجرز کے نوجوان گھروں میں گھس گئے اور-----

جناب چیئرمین۔ آپ اب لمبی بات نہ کریں ناں مختصر کریں چونکہ یہ پوائنٹ آف آرڈر نہیں بنتا۔

سید محمد جواد ۔ چیئرمین صاحب! بہت اہم واقعہ ہے ۔

جناب چیئرمین۔ واقعہ بہت اہم ہے لیکن----

سید محمد جواد ۔ ہم بوسنیا کی بات کرتے ہیں ، کشمیر کی بات کرتے ہیں، چیچنیا کی بات کرتے ہیں کہ وہاں فوج اور پولیس نہتے عوام کے ساتھ کیا کر رہی ہے لیکن آپ کے اپنی انتظامیہ ، پولیس اور رینجرز کیا کر رہی ہے ؛ وہ گھروں میں گھس گئے۔ خواتین کی بے حرمتی کی اور زیورات بھی لوٹ لیئے اور لڑکیوں کے جہیز تک اٹھا کر لے گئے، رقم لے گئے اور ایک گھر میں جوانوں کا منہ دیوار کی طرف کر کے ان پر فائرنگ کی جس سے تین آدمی جاں بحق ہوگئے ۔ تو یہ بہت ہی اہم واقعہ ہے ۔اس پر احتجاج کرتے ہوئے اس علاقے کی خواتین باہر نکلیں لیکن ہوا یہ کہ رینجرز اور پولیس نے عبدالستار ڈی ایس پی کی قیادت میں خواتین پر بھی فائرنگ کی جس سے تین خواتین زخمی ہوگئیں۔ یہ بہت ہی اہم واقعہ ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ کراچی کے حالات کے بارے میں یہ تو کہتے تھے کہ را کے ایجنٹ ہیں، غیر ملکی ایجنٹ ہیں، لیکن ۱۸ دسمبر کو پولیس نے اور رینجرز نے یہ کام کیااور پہلے بھی یہ شکایت تھی کہ انتظامیہ حالات خراب کر رہی ہے لیکن وہ سفید کپڑوں میں ہوتے تھے۔

جناب چیئرمین۔ اس کو بھی مناسب طریقے سے ----

سید محمد جواد ۔ لیکن ۱۸ دسمبر کو انہوں نے باقاعدہ وردی میں یہ جرم کیا ۔ میں آپ کے توسط سے حکومت سے مطالبہ کرتا ہوں کہ اس کی تحقیقات کی جائے۔ ڈی ایس پی اور ایس ایچ او کو معطل کیا جائے۔اور خاتون وزیر اعظم صاحبہ سے میں درخواست کرتا ہوں کہ آپ کے دور میں ہی بدترین واقعہ ہوا ہے، ان کو اس کا نوٹس لینا چاہیئے۔

جناب چیئرمین۔ شکریہ، اس کو مناسب طریقے سے لائیں یہ پوائنٹ آف آرڈر نہیں بنتا۔ جی مسز نسرین جلیل صاحبہ۔

مسز نسرین جلیل۔ کراچی میں پولیس اور رینجرز کی چوکیاں بنائی گئیں ہیں اور وہاں پر یہ بات گشت کر رہی ہے اور حکومت کا پلان ہے کہ وہاں پر تیس، چالیس ہزار لوگوں کو لقمہ اجل بنا دیا جائے ۔ تا کہ کراچی میں رہنے والوں کو سبق سکھایا جاسکے۔ جناب چیئرمین، میں آپ کے توسط سے چاہوں گی کہ منسٹری آف انٹیریئر اس بات کی وضاحت کرے اور ہمیں یقین دلائے کہ ایسا کوئی پلان نہیں ہے۔

جناب چیئرمین۔ مولانا صاحب آپ بھی کچھ کہنا چاہتے ہیں۔

مولانا سمیع الحق۔ جناب چیئرمین صاحب، میں آپ سے صرف درخواست کرتاہوں اور ہمارے پاس وضاحت کا صحیح طریقہ ہے proper طریقے پر مسائل پیش کرنے کا۔ اور اس کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ ملک میں جو چیز فوری نوعیت کی ہو اس پر کچھ گفتگو ہو جائے لیکن proper طریقے پر ہم نے کئی اہم ترین مسائل اٹھائے ہیں ۔ آپ سے صرف یہ چاہتا ہوں کہ کوئی ایسا طریقہ کار وضع ہو کہ

تاتریاق از عراق آوردہ شود

مار گزیدہ مردہ شود

مثلاً تھرمل پاور اور یہ دیگر اقدامات ان معاہدں پر دستخط ہو چکے، ان پر عمل ہو چکا ۔ ملک گروی ہو چکا ہے ۔ ڈیڑھ مہینے سے ہم نے یہ تحریکیں دی ہیں اور پہلے ہی اجلاس سے ہمارے سامنے آ رہی ہیں ۔ مالاکنڈ ڈویژن کے بارے میں میں تحریک پیش کر رہا تھا۔ آپ فرما رہے تھے ۔ انتظار کریں۔۔

جناب چیئرمین۔ آپ مجھے مل لیں، اس کو دیکھتے ہیں کہ کیسے کیا جائے۔

مولانا سمیع الحق۔ آگ سر پر آ گئی اور وہ گزر گئی اور سب جل بھن گئے ۔ اب بھی ہر روز آتی ہے اور ہم تشنہ ہی رہے ۔

جناب چیئرمین۔ اب دیکھیں نا۔ مالاکنڈ کے بارے میں آپ دو دفعہ تقریر کر چکے ہیں ۔

مولانا سمیع الحق۔ لیکن تحریک نہیں آ سکی ۔ ہم نے ہزاروں مسائل پر تحریکیں دی ہیں ۔ اٹامک انرجی اور تھرمل پاور پر پروفیسر صاحب نے---

جناب چیئرمین۔ اب آپ کو ایک بہت اچھا موقع مل رہا ہے ۔

مولانا سمیع الحق۔ اجلاس ختم ہو جاتا ہے۔ اس کے بعد سارے مسائل جوں کے توں رہ جاتے ہیں ۔

جناب چیئرمین۔ اسی لیئے اب ایک بہت اچھا موقع آ رہا ہے ۔ یہ جو صدر کا خطاب ہے اس پر آپ کو مکمل آزادی ہے کہ آپ بے شک مالاکنڈ کی بات کریں ۔ آپ چھچنیا کی بات کریں۔ کسی اور مسئلے پر بات کریں آپ کریں نا۔اب موقع ملا ہے۔

مولانا سمیع الحق۔ ہم اس طرح تو بات نہیں کرتے ہیں۔ ہم نے راجہ ظفر الحق صاحب اور اپوزیشن کی پارٹیوں نے پانچ چھ نکات پر اتفاق کیا تھا کہ اس کو بڑی اہمیت دی جائے۔

جناب چیئرمین۔ بالکل اہمیت دیں گے۔ آپ کو جو موقع ملا ہے ۔ اس میں آپ مکمل آزادی سے جو بات کرنا چاہیں وہ کریں۔ آپ اس میں کچھ چیزوں کو ہائی لائٹ کر سکتے ہیں ۔

مولانا سمیع الحق۔ کچھ چیزیں بعد میں پیش آتی ہیں کچھ پیش آنے والی ہیں ۔ کوئی ایسا راستہ ہو کہ تحریک التواء کے لیئے --

جناب چیئرمین۔ میرے خیال میں اب ہم Presidential Address کی طرف آتے ہیں کیونکہ سب لوگ اس پر بات چیت کرنا چاہ رہے ہیں ۔ راجہ صاحب یہ بتائیں کہ اس پر کوئی time fix کر لیا جائے۔ What do you suggest? کہ اس کو کس طرح چلایا جائے؟

راجہ محمد ظفر الحق۔ کس بارے میں ؟

جناب چیئرمین - یہ Presidential Address جو ہے ۔اس پر فی ممبر کتنا وقت دیا جائے ۔ کیسے چلایا جائے ؟

راجہ محمد ظفر الحق۔ جناب چیئرمین صاحب اس سلسلے میں پہلی گزارش یہ ہے ---

جناب چیئرمین۔ مولانا صاحب ایک منٹ ۔ جی پوائنٹ آرڈر ۔

Ch. Muhammad Anwar Bhinder: Sir, before your honour asks the Leader of the Opposition to devise the ways and means to discuss the Presidential address, I want to raise a point of order and I will invite your honour's attention to rule 22 of the Rules of the Procedure which provides that on Sunday Private Members' Business shall have precedence and on the other days no business other than the Government business shall be transacted except with the consent of the Leader of the House and provided that if any Sunday is a holiday and no sitting is held on that day, Private Members' Business shall have precedent on the next working day.

So, Sir, my humble submission is that so far as this session is conerned, we have no Private Members' business for the last, two or three weeks I think and today which is after Sunday, if the Sunday would not have been a holiday, today would have been the Private Members' Day and this Private Members' business should have precedence in the Order of the Day and today my point of order is that under 22 we can not transact any official business except the Private Members' Business.

Mr.Chairman: Have you seen the rule 22?

Mian Raza Rabbani: Yes. I have seen Rule 22. Sir, I would make a very humble submission that as far as Private Members' Day being postponed during the last meetings of the House, it was being done (a) if I correctly recollect, with consent and various other topics were taken up. There was the question of the incident of the 14th of November of the joint House and so on, other issues were taken up. The other point is that on the last day when the House was assembled, with utmost respect to Bhinder Sahib I would like to draw

his attention, if he could recollect that at that time, the honourable Deputy Chairman was in the Chair and it was decided that on the next date to which the House had been adjourned, the President's address would be taken up.

Mr. Chairman: No. What do you say to Rule 22 which says that if any Sunday is a holiday and no sitting is held on that day, Private Member's Business shall have precedence on the next working day.

اسکے بارے میں آپ کیا کہتے ہیں؛

Mian Raza Rabbani: Sir, there is a decision of the Chair on a point of order which says that if Friday is a holiday next working day should be Private Members' Day. The provision in that rule would apply only if Friday happens to be holiday during the course of the continuous session of the Senate. It says, Sir, the session is resumed after recess could not under proviso to Rule 22 be treated as a Private Members' Day on the assumption that, that day would be the next day after Friday. Sir this is the ruling.

Ch. Muhammad Anwar Bhinder: Sir....

جناب چیئرمین۔ میں ذرا پڑھ لوں پھر--- یہ جو ruling ہے

That is to the effect that if the provision in the rules could apply only if Friday, we will take this as Sunday because at that time it was Friday, which happened to be a holiday during the course of the continuous session of the Senate. But if a session is adjourned to a particular date

جس طرح کے آج adjourned ہوا ہے

and Friday intervenes during the recess period then the day the session is resumed after recess could not under proviso to rule 22 be treated as Private Members' Day on the assumption that the day would be next after Friday.

تو انھوں نے اس ruling کے مطابق یہ کہا کہ next Sunday سے تو ہم treat کریں گے but since it was specifically adjourned to this date and Sunday just happened tointervene, this would not apply in the present case to hold that today would be a Private Members' Day ذرا دیکھ لیں۔

Ch. Muhammad Anwar Bhinder: Sir, I think that the rules are very clear.

جناب چیئرمین۔ تو اسطرح کرتے ہیں فی الحال اس جھگڑے میں نہیں پڑتے ہیں کیونکہ فیصلہ تو ہوا ہوا Why don't you move for suspension of Rule 22 and we start ہے کہ کرنا ہے آج let us avoid.

چوہدری محمد انور بھنڈر۔ میں جناب کے یہ گوش گزار کرنا چاہتا ہوں کہ اگر اس طرح یہ آتے رہیں گے اور پھر Private Members' Day ہو گا ہی نہیں ۔ Private Members' Day پچھلے ایک مہینے سے نہیں ہوا۔ اور Private Members' Day اگر نہیں ہوتا at the cost of the government bussines? تو Private Members Bussines کو rules میں تو اسی لئے جناب والا ! اس کو رکھا گیا ہے ۔

جناب چیئرمین ۔ تو اس طرح کرتے ہیں ناں کہ why do we go into this issue today? اس کو ہم کسی اور موقع پر دیکھ لیں گے اس کو مزید بھی study کرلیتے ہیں۔ آج یہ کرتے ہیں کہ اس کو since apparently, it was decided that today we will start with the President's Address تو اس کو آپ move کر دیں for suspension of the Rule 22 and we start with the debate.

چوہدری محمد انور بھنڈر۔ جناب اگر suspend کرے ہاؤس تو اس کو تو میں resist نہیں کرتا ہوں ۔

جناب چیئرمین۔ by consensus ہو جائے تو کام چلائیں۔

چوہدری محمد انور بھنڈر ۔ جناب یہ تو اختیار ہے ہاؤس کو لیکن میں rule کی

interpretation کے متعلق بات کرتا ہوں۔

جناب چیئرمین - میں چاہتا ہوں کہ میں آج interpretation نہ دوں there is a ruling - لیکن اس کو examine کر لیتے ہیں اور بھی دیکھ لیتے ہیں کہ مزید کہیں سے مل جائے تو why we go into this issue today?

چوہدری محمد انور بھنڈر - جی جناب' اس کو دیکھ لیں - اس رولنگ کو بھی دیکھ لیں لیکن میرا استدلال یہ ہے کہ یہ ruling apply نہیں کرتی rule بڑا clear ہے - اور اس طرح سے violate کرنا ہر ہفتے کہ یہ سرکاری کام لیا جائے۔ اب چار دن تو سرکاری کام ہو گا پھر جناب والا! ہم اگلے ہفتے پر چلے جائیں گے اور اگر پھر اجلاس ملتوی ہو جاتا ہے - پھر پرائیویٹ ممبرز ڈے نہیں آئے گا۔

جناب چیئرمین - اب یہ احتیاط کرتے ہیں ناں کہ اگلی جو recess جب بھی ہو تو we should not avoid the Private Members' Day but we will meet on the Private Members' Day supposing اب recess ہوتی ہے تو اس چیز کا خیال رکھا جائے - میں چاہتا ہوں کہ آج اس جھگڑے میں نہ پڑیں - آج یہ جو مسئلہ ہے معلوم ہوتا ہے کہ یہ فیصلہ کیا گیا تھا باہمی مشاورت سے کہ آج آپ نے یہ شروع کرنا ہے تو اس جھگڑے میں نہ پڑیں ہم فی الحال We leave the matter open and we take it up at some appropriate time.

چوہدری محمد انور بھنڈر - جناب' جس وقت یہ فیصلہ ہوا تھا اس وقت یہ معلوم ہی نہیں تھا کہ شاید یہ گزر جائے گا دن اور اگلا دن آئے گا اور پھر یہ Private Member's Business نہیں ہو گا۔ Private Member's Business کی ایک sanctity ہے جناب والا -

جناب چیئرمین - اس لئے میں کہہ رہا ہوں کہ آپ مجھ سے رولنگ آج نہ مانگیں - کیونکہ رولنگ کے لئے پھر لمبی بحث سننی پڑتی ہے اور پھر مجھے حوالے دیکھنے پڑیں گے I do not want to give a ruling off hand. It is an important issue تو اس کو آج why don't we start with the President's address because so many people want to speak on general issues.

چوہدری محمد انور بھنڈر - لیکن جناب' ایک گزارش پھر یہ کروں گا کہ اس کے متعلق

یہ یقین دہانی ضرور کروائے کہ Government business کے cost پر ہمارا Private Members' Day ضائع نہ ہو۔

جناب چیئرمین۔ نہیں ہوگا۔ اور آئیندہ کے لئے یہ کریں گے کہ جب بھی ملتوی کیا we will adjourn in such a manner that we don't avoid the Private Members' Day.

چوہدری محمد انور بھنڈر۔ نہیں جناب' یہ تو اس رول کی پرواہ ہی نہیں کرتے۔ اس رول کو نظر انداز کرتے ہیں۔ پچھلی دفعہ ہوا اور اس سے بھی پچھلی دفعہ یہ ہی ہوا۔

Mian Raza Rabbani: I would just like to reassure Bhindar Sahib that we have no intention of running from Private Member's Day and during the last couple of weeks it was by mutual consensus that the Private Members' Day was not adhered to. We have no intention whatsoever to run away from that. I would like to assure him from our side.

جناب چیئرمین۔جی جناب آفتاب صاحب۔

Mr. Aftab Ahmed Sheikh: Sir, your observation that the rule be suspended. I think that is the only solution and then this matter should be examined thread bare for giving a definite and conclusive ruling. This is controversy indeed and this is a controversy of some importance.

(interruption)

Mr. Aftab Ahmed Sheikh: It is a very valuable concession to the Private Members. So, this should be decided at a proper time.

Mr. Chairman: I don't want to get involved in this at this stage because it will involve lengthy arguments and why we go into it because we have already decided, I believe, on the last sitting that the House would take up the President's Address today and since many members are keen to speak on general

issues, therefore, we could start with that and leave this matter open.

Mr. Aftab Ahmed Sheikh: Now, Mr. Chairman, I had submitted on 15th of December, 1994 a motion of privilege where in I raised the question of violation of Article 56 of the Constitution.

جناب چیئرمین۔وہ under process ہے جی۔

جناب آفتاب احمد شیخ۔ جناب، میری عرض یہ ہے کہ اگر آپ debate شروع کر دیں گے ---- without deciding that motion ۔

جناب چیئرمین۔نہیں، وہ اپنی جگہ، کیا آپ کا مطلب ہے کہ debate کو روک لیں because of that.

جناب آفتاب احمد شیخ۔ جناب بات یہ ہے ----

جناب چیئرمین۔ دیکھیں ناں، یہ تو نہیں رکے گا ۔ وہ آپ کا جو Privilege Motion جو ہے وہ اپنی merit پر ہو گا۔

جناب آفتاب احمد شیخ۔ وہ کب۔

جناب چیئرمین۔ اس میں میں دیکھ لے، اس میں ابھی وقت لگے گا کیونکہ پچھلے چار پانچ دن میں بھی مصروف رہا تو اس کو دیکھ کر، تحریک استحقاق تو اس کے دوران بھی آ سکتا ہے ۔

جناب آفتاب احمد شیخ۔ وہی میں نے عرض کیا ہے۔

Mr. Chairman: So, Privilege motions are not helped up.

جناب آفتاب احمد شیخ ۔ اس کے لئے کوئی prohibition نہیں ہے۔

جناب چیئرمین ۔ نہیں prohibition نہیں ہے پریویلج موشن کے لئے لیکن all other business, adjournment motions, questions ان کے لئے ہے۔

جناب آفتاب احمد شیخ۔ جی ہاں، اس کے لئے ہے۔ اندازاً کب لگے گی۔

جناب چیئرمین۔ جی، وہ میں دیکھ لوں گا ناں، آپ مجھے چیمبر میں ملیں ناں۔

For that kind of problem you meet me in my chamber and then I will look into it.

Dr. Muhammad Rehan : Sir, I would like to draw your kind attention to item No. 6 of the agenda. Sir, that item has been left for the last so many days....

Mr. Chairman: We will go to do that. We are going to go through with the formal business and then take up the President's Address. I think let us start with the formal business, laying of the Ordinances by Prof. N. D. Khan. Item No. 3 Mr. N. D. Khan Sahib.

Mr. N. D. Khan: With permission of the Chair I beg to lay before the Senate the following Ordinances as required by Clause (2) of Article 89 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan:-

1. The Pakistan Standards Institution (Certification Marks) (Third Amendment) Ordinance, 1994 (LXXXVIII of 1994).

2. The Senate (Election) (Seventh Amendment) Ordinance, 1994 (LXXXIX of 1994).

3. The Representation of the People (Amendment) Ordinance, 1994 (XC of 1994).

4. The Pakistan Broadcasting Corporation (Third Amendment) Ordinance, 1994 (XCI of 1994).

Mr. Chairman:- The Ordinances stand laid. The next is Item No.4, Syed Muhammad Fazal Agha. He is not present. So I think we have to defer this item.

کیوں جی ڈیفر کرنا پڑے گا ناں۔ Right.

Next is Ihsan-ul-Haq Piracha Sahib, Item No.5. He is also not present. Next is, Dr. Rehan Sahib, No.6

Dr. Muhammad Rehan: Sir, I beg to present a Special Report of the Standing Committee on Health, Special Education and Social Welfare on Question No.181 asked by Senator Ch. Shujaat Hussain in the Senate on 28th July, 1994 regarding the dates of registration/deregistration of the pain killer injection "Neostone Forte".

Mr. Chairman: The report stands laid. Now we come to the President's Address. راجہ صاحب اس پر کچھ اندازا فرمائیں ناں کہ how do we proceed on this? کتنا وقت دیا جائے ممبران کو۔

راجہ محمد ظفر الحق - میرا خیال یہ ہے جی کہ اگر پندرہ بیس منٹ کر دیئے جائیں تو بہتر ہے۔

جناب چیئرمین۔ آپ کے خیال میں پندرہ بیس منٹ بہت ہیں۔ پروفیسر صاحب آپ کا کیا خیال ہے۔

پروفیسر خورشید احمد۔ میرا خیال ہے کہ آدھا گھنٹہ صحیح ہے۔

جناب چیئرمین۔ جی ملک صاحب آپ کا کیا خیال ہے۔

ملک محمد قاسم - سیدھی سی بات ہے کہ اگر کوئی پندرہ یا بیس منٹ بولتا ہے وہ ہمیشہ کہتا ہے کہ دو منٹ اور ایک منٹ اور بس جی آخری بات فلاں فلاں۔ I think fifteen to twenty minutes as has been suggested by the Leader of the Opposition....

جناب چیئرمین۔ نہ تو اس طرح کیوں نہ کریں کہ leader of the parties half an hour and other members twenty minutes ٹھیک ہی جی---- آپ کو بیس منٹ بھی بہت کافی ہیں۔

Malik Muhammad Qasim : Sir, when it should be twenty minutes, it should not be more than that

Mr. Aftab Ahmed Sheikh: Sir, we can allow to take some minutes on loan from the other members.

Malik Muhammad Qasim: Sir, the leader can say that so and so will speak on my behalf....

Mr. Chairman: I do not think that we should allow this horse trading in the House and I think it is adequate.

بس نہیں تو چلیں بائیں آپ کو دے دیں گے۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین۔ جی تو لیڈر آف دی پارٹی کے لئے تیس منٹ----

ڈاکٹر عبدالحئی۔ ۴۵ منٹ صاحب---

جناب چیئرمین۔ لیکن لیڈر کی پارٹی ہونی چاہیئے۔

جناب چیئرمین۔ پارٹی کے لیڈر کو تیس منٹ۔ راجہ صاحب ? would you like to start تو میرے پاس جو لسٹ ہے اس میں ابھی تک مجھے جو نام موصول ہوئے ہیں اس میں گورنمنٹ کی جانب سے دو نام ہیں اور اپوزیشن کی جانب سے پانچ نام ہیں تو اور بھی نام مجھے دے دیئے جائیں---

(اس موقع پر اراکین سینٹ نے اپنے نام لکھوائے)

Mr. Chairman: Now who would like to start today?

(interruption)

Mr. Chairman: We will start from the Opposition side.

تو بھنڈر صاحب سے شروع کرتے ہیں اس کے بعد شفقت محمود۔

ڈاکٹر عبدالحئی۔ میرا نام نہیں ہے۔

ملک محمد قاسم۔ دے دیئے ہیں سارے نام۔

جناب چیئرمین۔ نہیں جی، لکھیں ان کا بھی نام شامل کر کے ساری لسٹ بنا لیں۔ آپ آج بولنا چاہیں گے بلور صاحب۔ (وقفہ) جی میرا خیال ہے بھنڈر صاحب آپ بسم اللہ کریں۔

DISCUSSION ON THE ADDRESS OF THE PRESIDENT.

چوہدری محمد انور بھنڈر۔ جناب والا! آج کے اس اجلاس میں صدر مملکت کے اس خطاب پر بحث شروع ہو رہی ہے جو انہوں نے پارلیمنٹ کے مشترکہ اجلاس سے فرمایا اور اس کے متعلق ہم نے اس تقریر کا اور اس خطاب کا بغور مطالعہ کیا ہے۔ اور اس کو ہر پہلو سے جانچا اور دیکھا ہے، جناب والا، صدر مملکت ایک سب سے بڑا عہدہ ہے اور جب کبھی کوئی خطاب پارلیمنٹ کے جوائنٹ سیشن سے کیا جاتا ہے تو اس میں چند رہنما اصول وضع کیئے جاتے ہیں چند مسائل کی نشاندہی کی جاتی ہے اور یہ بتایا جاتا ہے کہ قوم کے مسائل کیا ہیں، ان کو حل کس طرح سے کرو اور ان پر ہدایات جاری کی جاتی ہیں اور اس کی روشنی میں حکومت وقت اور پارلیمنٹ کے ممبران اپنا اظہار خیال کرتے ہیں۔ لیکن اس خطاب کو پڑھنے کے بعد یوں محسوس ہوتا ہے کہ جیسے کہ حکومت کے وزیر خزانہ نے ایک منی بجٹ پاس کرتے ہوئے یا ایک منی بجٹ پیش کرتے ہوئے اپنی چند تجاویز دی ہوں، حکومت کی مداح سرائی کی ہو، حکومت کی ستائش کی ہو، حکومت کو ہر پہلو میں خراج تحسین پیش کیا ہو۔ جناب والا! نہایت مودبانہ عرض کروں گا کہ یہ کسی وزیر خزانہ کا فرض تو ہو سکتا ہے لیکن یہ صدر مملکت کا فرض نہیں ہے۔ اس تقریر کو پڑھنے سے جناب والا! تاثر یہ ملتا ہے کہ یہ دراصل صدر مملکت کا خطاب نہیں ہے لیکن بہرحال جو کچھ بھی ہے اور اس میں جو کچھ بھی دیا گیا ہے اسے ہم نے دیکھنا ہے اس پر بحث کرنا ہے اور اس کے متعلق اپنی رائے کا اظہار کرنا ہے۔ میں ان ارشادات کے متعلق ہی یہاں عرض کروں گا جو کہ صدر مملکت نے فرمائے۔

جناب والا، صدر مملکت نے فرمایا کہ ہم میں سے ہر شخص کا فرض ہے کہ اس بات کو یقینی بنائے کہ حکومت آئین اور قانون کے مطابق چل رہی ہو، جناب والا، بہت اچھا پیغام ہے

بہت صحیح بات ہے۔ ہم سب کا فرض ہے کہ آئین اور قانون کے مطابق چلیں اور ان اداروں کو بھی آئین اور قانون کے مطابق چلائیں۔ اپنی قوم کو بھی آئین اور قانون کی راہ پر گامزن کریں لیکن دیکھنا یہ ہوگا کہ کیا اس وقت جو صدر مملکت نے فرمایا کیا ہم اس پر چل رہے ہیں، کیا ہم آئین کے مطابق چل رہے ہیں؟ کیا یہ حکومت آئین کے مطابق چل رہی ہے؟ کیا آئین کی بالادستی ہے؟ کیا آئین کی حکمرانی ہے؟ کیا آئین ہمارے ہاں صحیح طور پر اور صحیح معنوں میں نافذ ہے؟ لیکن جناب، اگر آپ اس پر غور کریں گے تو یہ بات درست ثابت نہیں ہوگی۔ جناب والا! میں آئین کا ذکر کروں گا کہ اس حکومت نے آئین کی کس کس شق کی خلاف ورزی کی ہے۔ اگر ہم خود ہی آئین بنانے والے ہوں، خود ہی آئین کے نگران ہوں، خود ہی آئین کے محافظ ہوں اور خود ہی ہم آئین کی پرواہ نہ کریں، تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ صدر مملکت کا ارشاد درست نہیں ہے۔ صدر مملکت یہ جانتے ہیں جناب والا! کہ مشترکہ مفادات کی ایک کونسل ہے۔ مشترکہ مفادات کی یہ کونسل کس لئے بنائی گئی ہے؟ مشترکہ مفادات کی کونسل اس لئے بنائی گئی تھی کہ تمام صوبوں کے مفادات کا تحفظ کرسکے۔ میں نے جناب والا! اس پر سوال کیا، اس ایوان میں سوال دیا، میں نے کہا کہ جب سے یہ حکومت معرض وجود میں آئی ہے، مشترکہ مفادات کی کونسل کے کتنے اجلاس ہوئے؟ جناب والا! آج تک ایک اجلاس نہیں ہوا مشترکہ مفادات کی کونسل کا۔ اگر اجلاس نہیں ہوا، تو کیا یہ آئین کی خلاف ورزی نہیں ہے؟ آئین کی صریحاً خلاف ورزی ہے، صوبوں کے ساتھ زیادتی ہے۔ تو یہ آئین کی خلاف ورزی کیوں کی گئی؟ کس نے کی؟ کیسے ہوئی؟ یہ ایک سوال ہے جس کا جواب حکومت نے دینا ہو گا۔ جناب والا! اس کے بعد آئین میں یہ لکھا ہوا ہے اور میں اس کا حوالہ دیتا ہوں، آئین کے آرٹیکل 154 کا، اس میں دیا گیا ہے کہ مشترکہ مفادات کی کونسل کے رولز بنائے جائیں گے کہ یہ مشترکہ مفادات کی کونسل کیسے چلے گی۔ کس طرح چلے گی، کون چلائے گا، کون صدارت کرے گا، کون اجلاس بلائے گا، کیسے فیصلے ہوں گے، کیسے implement ہوں گے اور کس طرح سے ان کو عمل میں لایا جائے گا، لیکن جناب، آج تک حکومت کو توفیق نہیں ہوئی کہ مشترکہ مفادات کی کونسل کے رولز ہی بنا دیں، چہ جائیکہ ان پر عمل درآمد ہو، ان کی کوئی meeting ہو، ان کے کوئی فیصلے ہوں۔ آج تک ان کے رولز تک نہیں بنے، یہ بھی جناب والا! آئین کی خلاف ورزی ہے۔ اس کے بعد آرٹیکل 155(3) کے تحت Commission of Enquiry بنایا جاتا ہے، جب جناب والا! صوبوں میں پانی کا کوئی تنازعہ ہوتو اس

تنازعہ کو حل کرنے کے لئے Commission of Enquiries بنایا جاتا ہے ' لیکن آج تک وہ Commission of Enquiries بھی نہیں بنا ۔ یہ بھی آئین کی خلاف ورزی ہے ' اور یہ آئین کی خلاف ورزی بھی موجودہ حکومت نے کی ' لیکن اس کی طرف جناب صدر نے نہ کوئی دھیان دیا اور نہ ان کے خیال میں آیا ۔

جناب والا ! اس کے بعد میں آئین کی شق 166 کی طرف جناب کی توجہ مبذول کرانا چاہتا ہوں ۔ آئین میں لکھا ہے کہ جہاں آپ Federal Consolidated Fund کے against کوئی قرضہ لینا چاہیں اور اس کے against کوئی loan لینا چاہیں ' تو جناب والا! قرضہ لینے کے متعلق پارلیمنٹ نے قانون بنانا ہے اور اس قانون کے مطابق قرضہ لیا جانا ہے ۔ اس نے regulate ہونا ہے ۔ آج تک ہم نے وہ قانون نہیں بنایا ' اور ہم قرضہ لے رہے ہوں گے ۔ جناب والا ! مجھے یہ معلوم نہیں اور نہ ہی off hand میں یہ عرض کرسکتا ہوں کہ ہم نے اس کے against کتنے قرضے لینے اور کس قدر ہم اس کے against مقروض ہیں ' لیکن قانون نہیں ہے ' اور حکومت نے کوئی قانون نہیں بنایا ' یہ بھی آئین کی خلاف ورزی ہے ۔ اس کے علاوہ جناب ' آرٹیکل 173 یہ بیان کرتا ہے کہ اگر فیڈرل گورنمنٹ کی جائیداد کو منتقل کرنا مقصود ہو ' اگر اس کو فروخت کرنے کا ارادہ ہو' grant کرنے کا ارادہ ہو ' رہن رکھنے کا ارادہ ہو ' تو بھی جناب والا! قانون چاہیئے ' اور اس پارلیمنٹ کے سامنے مسودہ قانون لا کر ' اس کو پاس کرنا چاہئیے ۔ تب آئین کے مطابق ہم چلیں گے ۔ لیکن آج تک جناب 'اس حکومت کو یہ توفیق نہیں ہوئی کہ اس پر کوئی قانون بنائے ' نیشنل اسمبلی میں لے آئے ' یہاں لے آئے ' ہم اس پر قانون بنائیں ۔ جناب والا ' یہ بھی آئین کی خلاف ورزی ہے ' اور صریحاً خلاف ورزی ہے ۔ آئین میں کیوں رکھا گیا تھا ؟ آئین نے اس لئے رکھا گیا تھا کہ یہ عوام کے نمائندے یہاں بیٹھے ہیں ' ان کو اعتماد میں لو ' قانون ان سے بنواؤ تاکہ ان کو معلوم ہو اور یہ رہنما اصول وضع کریں کہ کس طرح آپ نے قرضہ لینا ہے ۔ لیکن جناب اس کو بھی بالائے طاق رکھتے ہوئے ' آئین کی اس دفعہ کی بھی خلاف ورزی کی گئی ہے ۔ اس کی طرف بھی کوئی دھیان نہیں دیا گیا ہے ۔ جناب والا ' اس کے بعد میں آرٹیکل 176 کی طرف جناب کی اور اس ہاؤس کی توجہ مبذول کراؤں گا ۔ آرٹیکل 176 میں یہ واضح طور پر دیا گیا ہے کہ پارلیمنٹ ایک ایسا قانون وضع کرے گی جس میں سپریم کورٹ کے جج صاحبان کی تعداد مقرر کی جائے گی ' لیکن جناب ' وہ قانون بھی ایک آرڈر کے ذریعے چل رہا ہے Presidential Order

موجود ہے ۔ پتا نہیں وہ 63 ، میں بنا تھا، 64 ، میں بنا تھا یا اس کے بعد کہیں بنا تھا لیکن جناب اس آرٹیکل کی بھی خلاف ورزی کی گئی اور حکومت کو یہ توفیق نہیں ہوئی کہ یہ آئین کی پاس داری کرتے ہوئے، آئین کے مطابق عمل کرتے ہوئے اس معاملے پر کوئی قانون وضع کریں۔ وہ قانون وضع نہیں کیا گیا، اور نیشنل اسمبلی اور اس سینٹ کو بالائے طاق رکھتے ہوئے اس قانون سے بھی ماوراء ہوکر یہ نظام حکومت اور یہ معاملات کو چلا رہے ہیں یہ بھی آئین کی خلاف ورزی ہے ۔ اس کے بعد جناب والا! میں آپ کی توجہ کے لئے یہ عرض کرتا ہوں کہ آرٹیکل 188 کو مدنظر رکھئیے اور اس کا مطالعہ فرمائیے تو آپ کو ظاہر ہو گا کہ سپریم کورٹ کے نظر ثانی کے قواعد جو ہیں وہ بھی قانون کے مطابق بننا ہیں ۔ اس کے متعلق بھی پارلیمنٹ نے قانون بنانا ہے لیکن اس کے متعلق بھی نہ نیشنل اسمبلی میں اور نہ اس ہاؤس میں کوئی قانون وضع کیا گیا ہے اس لحاظ سے بھی میں سمجھتا ہوں کہ اس آرٹیکل 188 کی خلاف ورزی ہوئی ہے ۔ اس کے بعد جناب والا! عرض کروں گا کہ آرٹیکل 169 کو ملاحظہ کیجئے۔ آرٹیکل 169 میں، آئین کے آرٹیکل 169 میں یہ لکھا ہے کہ آڈیٹر جنرل کہ فرائض اور ان کے اختیارات کے متعلق بھی پارلیمنٹ قانون بنائے گی لیکن اس کے متعلق بھی آج تک کوئی قانون وضع نہیں کیا گیا اور کوئی قانون نہیں بنایا گیا، وہ بھی ایک Presidential Order کے تحت ، اڈیٹر جنرل ہیں ، جو اس ملک کے سارے حساب کتاب کو دیکھتا ہے ۔ اس پر دسترس رکھتا ہے ۔اس کے متعلق بھی کوئی قانون وضع نہیں کیا گیا ۔ اور اس آرٹیکل کی بھی خلاف ورزی کی گئی ہے تو یہ بھی آئین کی خلاف ورزی ہے ۔ جناب والا! الیکشن کمیشن کا سٹاف مقرر کرنے کے لئے آرٹیکل 221 میں لکھا گیا ہے اور ہدایت جاری کی گئی ہے اور آئین کہتا ہے کہ اس کے متعلق قانون بناؤ ۔ اس کے متعلق بھی قانون نہیں بنایا گیا اور اس کے متعلق بھی کوئی قانون نہ نیشنل اسمبلی میں اور نہ اس ہاؤس میں پیش کیا گیا ہے۔ جناب والا! آرٹیکل 251 اس میں یہ دیا گیا ہے کہ اردو زبان پندرہ سال میں رائج الوقت ہو جائے گی -1973 سے لے کر 1988 تک ہو جانی چاہئے تھی لیکن جناب ، اس میں بھی آج پیش رفت نہیں ہے۔ جتنے بھی noting اور drafting آپ دیکھیں گے، جتنی بھی جناب والا! آپ فائلوں میں آپ دیکھیں گے انگریزی کے نوٹ جا رہے ہیں۔وزیر اعظم بھی انگریزی میں لکھ رہی ہیں، وزیر بھی انگریزی میں لکھ رہے ہیں۔ آج تک اس کو رائج نہیں کیا گیا۔ یہ بھی آئین کی خلاف ورزی ہے اس کے بعد جناب والا !آرٹیکل 258 کے متعلق عرض کروں گا یہ بھی آئین کی

دفعہ ہے یہ' بھی آئین کا آرٹیکل ہے ۔ اس کے متعلق کہا گیا ہے کہ صوبوں سے جو باہر علاقے ہوں گے '

(اور اس موقعے پر کرسی صدارت جناب ڈپٹی چیئرمین صاحب نے سنبھالی)

چوہدری محمد انور بھنڈر ۔ ان میں امن و امان قائم رکھنے کے لئے قوانین وضع کیئے جائیں گے وہ قانون بھی جناب والا ، وضع نہیں کیا گیا۔ میں نے یہ تفصیل آئین کے ان Articles کی دی ہے جن کو آج تک جناب والا !ہم نے قانون کے ذریعے regulate نہیں کیا اور حکومت وقت نے اس کے متعلق قوانین نہیں بنائے ۔ اور صدر مملکت یہ کہتے ہیں کہ ہم میں سے ہر شخص کا فرض ہے کہ اس بات کو یقینی بنائے کہ حکومت آئین اور قانون کے مطابق چل رہی ہے۔ جناب والا مودبانہ عرض کروں گا کہ آئین کی یہ خلاف ورزیاں کسی قانون کی خلاف ورزیاں نہیں ہیں' یہ بے ضابطگیاں نہیں ہیں' یہ آئین کی خلاف ورزیاں ہیں اور آئین کی خلاف ورزیوں کے لئے تو میرا خیال ہے کہ چھوٹی سے چھوٹی بات پر دفعہ 6 کا مقدمہ بن جاتا ہے ۔ لیکن' جناب یہ نشان دہی اس لئے کرنا چاہتا ہوں کہ یہ چیزیں بھی حکومت کو نظر آنی چاہئیں اور یہ کمزوریاں بھی حکومت کو نظر آنی چاہئیں ان باتوں کی طرف بھی توجہ دینی چاہئے کہ کیا ہم آئین کے مطابق حکمرانی کر رہے ہیں؟ کیا یہاں آئین کی حکمرانی ہے کیا یہاں قانون کی حکمرانی ہے اگر جناب' ان میری معروضات کو مد نظر رکھیں تو میں یہ عرض کروں گا کہ آئین کی صریحاً خلاف ورزی ہے اور آئین کو مد نظر نہیں رکھا جاتا جناب والا' دوسری بات جو صدر مملکت نے اپنے خطاب میں فرمائی وہ پارلیمنٹ کی بالا دستی کے متعلق ہے ۔ صدر مملکت فرماتے ہیں کہ پارلیمنٹ قومی اسمبلی سینٹ اور صدر پر مشتمل ہے ۔ جو عوام کے منتخب نمائندے ہیں اس پارلیمنٹ پر ہی عوام نے مقدس اعتماد کا اظہار کیا ۔ہمیں اس اعتماد کو ٹھیس نہیں پہنچانی چاہئیے ۔حکمران اور حزب اختلاف کی جماعتوں کو ایک دوسرے کے ساتھ کام کر کے پارلیمنٹ کے مسلسل اقتدار اعلیٰ کی ضمانت فراہم کرنی چاہیے۔ پارلیمنٹ کے وقار کو قائم رکھنا ہم سب کا فرض ہے۔ جناب والا! یہ وہ پیغام ہے جو صدر مملکت نے اپنے اس خطاب میں دیا ہے لیکن دیکھنا یہ ہے کہ کیا اس پیغام پر عمل درآمد بھی ہوتا ہے یا یہ صرف لفظی باتیں ہیں ۔ یہ صرف کہنے کی باتیں ہیں ۔ ہاتھی کے دانت دکھانے کے اور کھانے کے اور ۔ جناب والا! میں یہ عرض کرونگا اس کے متعلق کہ اگر اس کی اہمیت کو دیکھا جائے تو جناب' پارلیمنٹ کی بالا دستی جمہوریت کی روح ہے۔

جب تک پارلیمنٹ کی بالا دستی نہیں ہو گی ۔ اس وقت تک جمہوریت آپ کے ملک میں نشوو نما نہیں پا سکے گی ۔ جب تک آپ ان ایوانوں کو بالا دست نہیں بنائیں گے ، جب تک اس ایوان کے وقار کو مدنظر نہیں رکھیں گے ۔ اس وقت تک نہ جمہوریت چل سکتی ہے ، اور نہ ان ایوانوں کی قدر ہو گی اور نہ حکومت کی قدر ہو گی ۔ اگر اس ایوان کی قدر ہے تو حکومت کی قدر ہو گی ۔ اگر اس ایوان کی قدر نہیں ہے تو حکومت کی قدر بھی نہیں ہو گی ۔ یہ بات یاد رکھیئے اور ہر حکومت کو ، اس حکومت میں تو نہیں ، آنے والی حکومت کو بھی یہ بات مد نظر رکھنا ہو گی کہ جب تک ان ایوانوں کی بالا دستی نہیں ہو گی ۔ آپ کے ملک میں نہ آئین کی حکمرانی ہو گی ، نہ قانون کی حکمرانی ہو گی ، نہ ان ایوانوں کی کوئی عزت کرے گا ، اور نہ حکومت کی کوئی عزت ہو گی ۔ اس لیئے ضروری ہے کہ ان ایوانوں کی بالا دستی ہو ۔ لیکن جناب والا ! میں یہ عرض کروں گا کہ اب ان موجودہ حالات میں دیکھئیے کہ کیا ایوانوں کی بالا دستی ہے ؟ اس کا جواب نفی میں ملتا ہے ۔ جناب والا ! آپ نے دیکھا ہمارے اس ملک میں ، ہماری اس پارلیمنٹ میں ، سپیکر نے ایک حکم دیا ، ڈپٹی سپیکر نے وہ حکم جاری کیا ۔ چیئر مین سینٹ نے حکم دیا ۔ آپ نے اس حکم کی توثیق کی ، لیکن جناب والا ! حکم نہیں مانے گئے ۔ ہم نے اصرار کیا کہ کہو تو سہی کہ ہم مانیں گے لیکن نہ کہا گیا کہ ہم مانیں گے ۔ جناب والا ! وہ اسیر ممبران قومی اسمبلی ، جو آج تک بھی اس پارلیمنٹ میں نہیں لائے گئے ۔ وہ اسیر ممبران سینٹ جو آج تو یہاں موجود ہیں لیکن جن کے لئے تقاضا ہوتا رہا ، جن کے لئے کئی کئی دن بحث چلتی رہی لیکن ان کے متعلق حکومت کو یہ توفیق نہ ہوئی ۔ حکومت نے یہ گوارا نہ کیا کہ وہ یہ کہہ دیں کہ ہم سپیکر کی ، اور چیئر مین کی رولنگ کو ماننے کے لئے تیار ہیں ۔ ہمارا سرتسلیم سپیکر کی رولنگ کے سامنے خم ہے لیکن جناب ، ایسا نہیں ہوا ۔ کیا یہ ایوان کی بالا دستی ہے ؟ اگر آپ کا حکم یہاں نہیں مانا جائے گا تو جناب ، پھر اس ایوان کی بالا دستی کیسے قائم ہو گی ؟ یہ روایات اور یہ باتیں اس حکم کے منافی ہیں کہ یہاں پارلیمنٹ کی بالا دستی ہے اور اس کے علاوہ جناب ، یہ عرض کروں کہ ایوانوں کی کیا بالا دستی ہے ؟ جب ہم صوبائی حکومتوں کے معاملات میں مداخلت شروع کر دیں ۔ جناب ، یہ درست ہے کہ میاں نوازشریف کے متعلق یہ کہا گیا کہ انہوں نے کہا کہ ہم ایوان میں تعاون کے ساتھ چلیں گے لیکن چند دن ہی گزرنے کے بعد وفاقی حکومت نے سرحد کی حکومت

توڑی ۔ سرحد کے معاملات میں مداخلت کی ۔ کیا یہ ایوانوں کی بالا دستی ہے ؟ یہ ایوانوں کی بالا دستی نہیں ہے ۔ یہ ایوانوں کو گرانے کے مترادف ہے ۔ یہ ایوانوں کو قائم کرنے کا کوئی ذریعہ نہیں ہے ۔ جناب والا ! میں کیا کیا عرض کروں ؟ کیا یہ ایوان کی بالا دستی ہے کہ یہاں کھڑے ہوکر جناب اقبال حیدر صاحب نے بطور وزیر قانون یہ بیان دیا کہ جناب ' ہم سب کو ساتھ لے کر چلیں گے ' سب ممبران کو فنڈز دیئے جائیں گے ۔ جناب ' آپ کی موجودگی میں ' آپ کے بیٹھے ہوئے یہ وعدے ہوئے اور پھر جناب ان باتوں پر آج تک ہنوز روز اول والا معاملہ ہے ۔ آج وہی صورت حال ہے ' آج وہی اپوزیشن ہے ۔ جب آپ ایوان کی بالا دستی چاہتے ہیں' ایوان سے مراد حزب اقتدار نہیں ہے ' ایوان سے مراد حزب اقتدار اور حزب اختلاف ہے لیکن جناب ' اگر آپ یہ رویہ رکھیں گے ' اگر آپ یہ سوتیلی ماں کا سلوک کریں گے تو یہ ایوان کی بالا دستی نہیں ہو گی ۔ ایوان کی بالا دستی تو تب ہی قائم ہو گی ' جب آپ ایوان کو بحیثیت ایوان سمجھیں ۔ ادھر بیٹھنے والوں کو ' اور ادھر بیٹھنے والوں کو ' دونوں کو آپ یہ سمجھیں کہ دونوں ایوان کا حصہ ہیں ' تب ہی ایوان کی بالا دستی قائم ہو گی ۔ جناب والا ! اس کے بعد کیا عرض کروں ؟ ایوان کی ' بالا دستی ابھی ہے ۔ آرڈیننسز جاری ہوتے ہیں ۔ ہر روز ' آج بھی شاید پیش ہونے ہیں ۔ ۴' ۵ آرڈیننس پیش ہونے ہیں ۔ ابھی چند روز ہوئے کہ نیشنل اسمبلی کا اجلاس ختم ہوا ہے اور آرڈیننسز کی بھرمار ہے ۔ آرڈیننسوں کے متعلق سپریم کورٹ رولنگ دے چکی ہے ۔ سپریم کورٹ کہہ چکی ہے ۔ ان کی سپریم کورٹ کہہ چکی ہے ۔ میں تو تسلیم کرتا ہی ہوں ۔ میں بطور شہری اس سپریم کورٹ کو آپ کی سپریم کورٹ کہتا ہوں لیکن ان کی مقرر کردہ سپریم کورٹ ' ان کے بنائے ہوئے جج رولنگ دے چکے ہیں کہ آرڈیننس پر آرڈیننسز نہ کرو ۔ نہ لاو آرڈیننس ۔ ایک آرڈیننس کے بعد دوسرا لانا قانون کے مطابق نہیں ہے ۔ لیکن جناب ' اس کو بھی نہیں مانتے ۔ کیا یہ ایوان کی بالادستی ہے ؟ کیا یہ پارلیمنٹ کی بالادستی ہے ؟ کیا یہ قومی اسمبلی کا وقار ہے ؟ کیا یہ سینٹ کا وقار ہے ؟ جب بھی آپ بلائیں گے ہم بیٹھیں گے ۔ بل لائیے ' متعارف کیجئے ۔ ہم ان کو دیکھیں گے ۔ ہم ان پر ترامیم دیں گے ۔ نیشنل اسمبلی میں لے جائیے ۔ اس کام کے لئے ہم یہاں منتخب ہو کر آئے ہیں ۔ لیکن حکومت اس بات کو نہیں مانتی ۔

جناب ڈپٹی چیئرمین : بسنڈر صاحب ' وقت کا خیال رکھئیے ۔ جو تصفیہ آپ

صاحبان نے یہاں کیا ہاؤس میں اس کی قدر کرنا ہمارا سب کا فرض ہے ۔ ایک منٹ آپ کو اور دیتا ہوں ۔

چوہدری محمد انور بھنڈر : جناب ' بالکل درست ہے ۔ میں پھر ایسے کرتا ہوں کہ میں صرف اپنے پوائنٹ پڑھ دیتا ہوں ۔ لیکن میرا خیال تو یہ تھا کہ ابھی میں نے دوسرا پوائنٹ لیا ہے ۔ لیکن ابھی میرے بہت سے points ہیں ۔ جو بھی جناب کی رولنگ ہوگی میں تو اس کو مانوں گا۔ میں اس رولنگ سے انحراف نہیں کروں گا اور واشگاف الفاظ میں یہ کہوں گا کہ آپ کی رولنگ میرے لئے باعث عزت اور احترام بھی ہے اور مجھ پر پابندی کے قابل بھی ۔

جناب والا ' اس کے علاوہ مشترکہ اجلاس یہاں ہونے ۔ مشترکہ اجلاس ریڈیو اور ٹیلی ویژن پر ہو گئے ۔ کوئی نوٹس نہیں دیا گیا ۔ اور مشترکہ اجلاس بلایا گیا ۔ مشترکہ اجلاس سے حکومت خائف ہے ۔ پتہ نہیں کیوں خائف ہے ۔ کہتے ہیں کہ ہماری اکثریت ہے ۔ تو پھر کیوں خائف ہیں ۔ مشترکہ اجلاس بلائیے ۔ ان بلز کو بھی پاس کروائیے ۔ لیکن مشترکہ اجلاس بھی نہیں بلاتے ۔ کیا یہ ایوان کی بالادستی ہے ؟ ہر گز ایوان کی بالادستی نہیں ہے ۔ جناب والا ' اس عمارت کے اندر ممبران اسمبلی کو مارا گیا ' ان کو پیٹا گیا ۔ کیا یہ ایوان کی بالادستی ہے ؟ کیا یہ ایوان کی عزت ہے ؟ کیا یہ ایوان کا وقار ہے ؟ اور اس بالادستی پر حکومت یقین رکھتی ہے ۔ کہ اس ایوان کے ممبران کو مارو اور پیٹو ۔جناب والا ' یہ اس ایوان کی بالادستی نہیں ہے ۔ جناب والا ' روز ہم کہتے ہیں کہ ہمارا استحقاق مجروح ہوا ۔ لیکن آج تک کوئی بل حکومت نہیں لائی کہ استحقاق کو واضح کیا جائے اور استحقاق کو define کیا جائے ۔ اس لئے کہ حکومت نہیں چاہتی کہ اس ایوان کے کچھ استحقاقات ہوں ۔ حکومت نہیں چاہتی کہ ان کے کوئی حقوق ہوں ' اس لئے استحقاق سے بھی پہلو تہی کی گئی ہے ۔ حکومت تمام معاہدے کر رہی ہے ۔ جناب والا ' پتہ نہیں وہ GATT کے متعلق ہے ' قرضہ لینے کے متعلق ہیں ۔ انرجی کے متعلق ہیں ۔ لیکن آج تک کسی ایوان کو اعتماد میں لیا گیا ہے ؟ ہر گز نہیں لیا گیا ۔ میں جناب ' یہ عرض کرتا ہوں کہ اگر ایوان کی بالادستی ہے تو دوسرے ملکوں میں تمام معاہدے جو مراکش میں ہونے تھے ' وہ اپنی اپنی پارلیمنٹس سے انہوں نے منظور کروائے ۔ تو کیا امر مانع ہے کہ یہ حکومت پارلیمنٹ سے منظوری نہیں لیتی ۔

جناب والا ' قوم مقروض ہو رہی ہے ۔ قوم پر بوجھ پڑ رہا ہے ۔ قرضے پر قرضے لئے جا رہے ہیں ۔لیکن اس ایوان کا اس میں ذرا بھر بھی دخل نہیں ۔اس ایوان کو پوچھا تک نہیں جاتا ۔

یہ ایوان کی بالادستی ہے ؟ خارجہ پالیسی ہو تو ایوان کو اعتماد میں نہیں لیا جاتا ۔ قرضے لینے ہوں تو نہیں لیا جاتا ۔ معاہدے کئے جائیں تو نہیں لیا جاتا ۔ انرجی پر آئیں تو نہیں لیا جاتا ۔ کوئی Policy Statement تک نہیں دی جاتی ۔ اور پھر یہ دعویٰ کہ ہم ایوان کی بالادستی کو مانتے ہیں ۔ ایوان کی بالادستی کو ہرگز نہیں مانا جاتا ۔ جناب والا ' کہا گیا کہ افہام وتفہیم سے چلو ۔ جناب والا ' اس سلسلہ میں اتفاق رائے پیدا کرنا ہوگا کہ قومی امور پارلیمنٹ کے اندر طے ہوں ۔ سڑکوں پر نہ ہوں ۔ یہ صدر مملکت فرماتے ہیں ۔ لیکن جناب والا ' افہام وتفہیم کیا ہوئیں ۔ جناب والا ' اپوزیشن کے ساتھ جو کچھ ہو رہا ہے ۔ سب واقف ہیں کیا کچھ نہیں ہوا ۔ کیسے مقدمات نہیں بنائے ۔ ہمارے سینیئر چوہدری شجاعت حسین اس کی منہ بولتی تصویر ہیں ۔ یہ 3 سینیٹرز ادھر بیٹھے ہوئے ہیں ۔ وہ جناب والا! اس کا بین ثبوت ہیں ۔ جناب والا ' میاں نواز شریف کے والد کو گرفتار کیا گیا ۔جناب والا' سینکڑوں کارکنوں پر مقدمے چلائے گئے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ بھنڈر صاحب' آپ پانچ منٹ تجاوز کر چکے ہیں۔

چوہدری محمد انور بھنڈر۔ جناب؟

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ آپ پانچ منٹ زیادہ لے چکے ہیں۔

چوہدری محمد انور بھنڈر۔ بس سر' تین منٹ اور دے دیں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ اچھا۔

چوہدری محمد انور بھنڈر۔ تو جناب والا ' یہ سینکڑوں مقدمات جو بن رہے ہیں ان میں انتقام کا جذبہ کارفرما ہے۔ جناب 'انتقام کے جذبے سے کچھ نہیں بنے گا۔ اگر انتقام ہی لینا ہے تو پھر میں یہ عرض کروں گا کہ یہ افہام وتفہیم کیسا ؟ ایک طرف کہتے ہیں کہ افہام وتفہیم ہو دوسری طرف جناب' انتقام لیتے ہیں اور مقدمات بنائے جاتے ہیں۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ معاملہ جو ہے یہ درست نہیں ہے۔ جناب والا' Law and Order کی حالت ناقص ہے۔ Law and Order کے متعلق آپ جانتے ہیں لیکن Law and Order کی صورتحال کراچی میں دیکھ لیجئے' مالاکنڈ میں دیکھ لیجئے' ایک گاؤں میں دیکھ لیجئے' دیہاتوں میں دیکھ لیجئے۔ قتل ہو رہے ہیں' دیگر واقعات ہو رہے ہیں۔ gang rape ہو رہے ہیں۔ اور بہت سے واقعات ہو رہے ہیں۔ ان سے متعلق حکومت پر کوئی اثر نہیں ہے کہ Law and Order کی situation خراب ہے۔ کبھی یہ

بیان دے دیا جاتا ہے کہ یہ اتنی خراب نہیں ہے۔بے روزگاری کا مسئلہ ہے۔ جناب والا! بے روزگاری اتنی بڑھ چکی ہے کہ اب جو جرائم ہو رہے ہیں وہ دسویں جماعت پاس اور ایف اے لڑکے بے روزگاری سے تنگ آ کر کر رہے ہیں۔ لیکن اس کا کوئی جامع منصوبہ نہیں ہے۔ مہنگائی۔ جناب' مہنگائی کو دیکھ لیجئیے کہ مہنگائی اس قدر ہو چکی ہے کہ معاشرے کا کوئی طبقہ بھی ایسا نہیں ہے جو اس کی گرفت کو محسوس نہ کر رہا ہو۔ اور مہنگائی اس قدر بڑھ گئی ہے کہ خود صدرمملکت نے فرمایا کہ افراط زر ۲۰ فیصدی سالانہ سے زیادہ شرح سے بڑھ رہا ہے اور کم نہیں ہوا۔ غریب اور متوسط آدمی چلا رہا ہے ۔نہ آٹا ملتا ہے' نہ گھی ملتا ہے۔ ادویات کی قیمتیں آسمان سے باتیں کر رہی ہیں۔ جناب والا' مہنگائی کو رشوت اور ذخیرہ اندوزی جنم دیتی ہے۔ میں یہ عرض کروں گا .کہ ان حالات میں کیسے یہ حکومت عہدہ برآ ہو سکتی ہے۔ سیات کا ایک ایسا چکر ہے کہ یہ اب ہمارے گاؤں میں اور دیہاتوں میں بھی آ گیا ہے۔ اور اس کی طرف ٹاسک فورس تو بن گئی۔ جناب والا' ایکسائز والے بھی آ گئے' پولیس والے بھی آ گئے لیکن خود صدرمملکت فرماتے ہیں کہ ۱۹۸۰ء میں چند سو آدمی ان منشیات کے عادی تھے' اب تین ملین اس کی تعداد ہو گئی ہے۔ اس کی طرف جناب والا ! حکومت کی کوئی توجہ نہیں ہے۔ زراعت تو جناب' ویسے ہی' جناب شاہ محمود صاحب تشریف فرما ہیں' میرا خیال ہے کہ وہ میرے ہمنوا ہوں گے کہ زراعت کے ساتھ جو کچھ ہوا۔ جناب والا' انہی کی رپورٹ لے لیجئے۔ ٹاسک فورس کی رپورٹ لے لیجئے۔ کتنے فیصلوں پر عملدرآمد ہوا' جناب' کسی پر عملدرآمد نہیں ہوا۔ گندم Import کر رہے ہیں۔ باسمتی کی قیمت ہندوستان سے ہمیں کم مل رہی ہے۔ کپاس کی گانٹھیں کم پیدا ہو رہی ہیں اور زراعت دن بہ دن نیچے جا رہی ہے۔ زراعت کی طرف کوئی توجہ نہیں اور جناب والا' اس پر تو میں نے ایک motion بھی دیا ہوا ہے' کسی وقت مفصل بات کروں گا۔ اب ٹائم کی کمی ہے اس لئیے جناب' میں زیادہ عرض نہیں کرنا چاہتا۔ اقتصادی پالیسی یہ ہے کہ قرضے بڑھ رہے ہیں۔ سٹیٹ بینک کہتے ہیں آزاد ہیں۔ ادھر امریکہ کے ایک سپروائز کرنے کے لئیے آ گئے ہیں کہ یہاں ایک آدمی امریکہ کا ہو گا ۔ سٹیٹ بینک کی کیسی آزادی؟ کس طرح سے آزادی؟ جب وہاں ایک آدمی امریکہ کا بیٹھا ہوا ہوتا ہے۔ جناب' بہت سے معاہدے ہوئے ہیں' پارلیمنٹ کو اعتماد میں نہیں لیا گیا۔ ہماری فی کس آمدنی کم ہو رہی ہے اور خود صدرمملکت فرماتےہیں اور جنوبی کوریا کی آمدنی ایک سو پچاس ڈالر سے سات ہزار تک پہنچ گئی۔ ملائشیا کی شرح نمو آٹھ percent ہو

گئی۔ انڈونیشیا نے تین گنا ترقی کر لی لیکن ہماری پی کس آمدنی نیچے جا رہی ہے۔ اور ہمیں یہ دیکھنا ہو گا۔ ہمیں اس کے متعلق یہ فیصلہ کرنا ہو گا کہ کیا کسی کمیشن کی ضرورت ہے؟ ہم بھی دیکھیں کہ ہم جنوبی ایشیاء میں کیوں پیچھے رہ گئے ہیں۔ اگر ہم نے جناب والا، یہ چیزیں نہ دیکھیں تو میں یہ سمجھتا ہوں-----

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ شکریہ بہت بہت۔

چوہدری محمد انور بھنڈر۔ رشوت، بدعنوانی اور سفارش کے متعلق بھی جناب صدر مملکت نے فرمایا کہ یہ سرایت کر چکی ہے۔ جناب اس کے متعلق تو بہت سی باتیں ہیں جو کہ کرنے والی ہیں---

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ شکریہ جی۔

چوہدری محمد انور بھنڈر۔ لیکن میں اکتفا کرتا ہوں جناب کی رولنگ کو مانتے ہوئے---

Mr. Deputy Chairman: Thank you, very much.

چوہدری محمد انور بھنڈر۔ میں اپنی ان گزارشات پر اکتفا کروں گا کہ جن جن چیزوں کی نشاندہی جناب والا، ہوئی ہے ان پر خدارا، کچھ عمل بھی کیجئے۔ کچھ تعریفی جملے نہ کہیئے، ان کا قوم آپ سے جواب طلب کر رہی ہے، قوم آپ سے حل مانگتی ہے، قوم نے آپ کو حکومت دی ہے۔ حکومت اس لیے نہیں دی کہ آپ ایوانوں میں بیٹھ کر حکومت کریں۔ حکومت اس لیئے دی ہے کہ ان کے مسائل کو حل کیا جائے۔ خدارا، ان کے مسائل کو حل کیجئیے اور اگر آپ مسائل حل نہیں کریں گے تو انجام آپ کے سامنے ہو گا ۔ میری جناب یہ دعا ہے کہ اللہ میاں ان مسائل سے پاکستان کو نکالے اور پاکستان کو ترقی اور خوشحالی دے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ آمین۔

چوہدری محمد انور بھنڈر۔ اور اس دعا کے ساتھ جناب والا، میں آپ کا بے حد مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے وقت دیا۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔جناب سید حسین شاہ راشدی پوائنٹ آف آرڈر ۔

سید حسین شاہ راشدی۔ جناب چیئرمین صاحب، بھنڈر صاحب نے کہا کہ " ان کی

مقرر کردہ سپریم کورٹ "، میں سمجھتا ہوں کہ یہ انہیں نہیں کہنا چاہیے تھا جو کہ سپریم کورٹ کی ہتک ہے۔ میں توقع کروں گا کہ بھنڈر صاحب یہ الفاظ واپس لیں گے یا کم از کم ان کو proceeding سے حذف کرائیں گے ۔

چوہدری محمد انور بھنڈر ۔ جناب والا! میں عرض کرتا ہوں ۔ کہ میں نے کہا تھا کہ میری سپریم کورٹ ،میں نے کہا میری سپریم کورٹ ہے میں تسلیم کرتا ہوں اس کو کہ میری سپریم کورٹ ہے مجھے پوری عزت اور وقار ہے ۔ میں نے صرف اتنا ہی کہا ہے ۔ کہ آپ کے مقرر کیئے ہوئے جج ۔

Mr. Deputy Chairman: I now give the floor to Mr. Shafqat Mahmood. The same request would be again repeated. Kindly, help in this respect.

Mr. Shafqat Mahmood:' Bismillah Hirrahmah Nirraheem'.

Mr. Chairman I am very grateful to you and I am also grateful that you have repeated your order that we should confine to the time that has been agreed upon. I think that it was for at least ten minutes that you were telling the honourable member, Mr. Anwar Bhindar that he should confine himself to the time that has been allotted.

Mr. Deputy Chairman: He took eight minutes.

Mr. Shafqat Mahmood: And he kept insisting that we accept the ruling of the Chair but at the same time while insisting that he kept an violating the ruling of the Chair and this, Mr. Chairman, in my eyes and I will humbly submit, characterises the entire behaviour of the Opposition. Because they say one thing, they do another. They will say that we respect the Constitution but they do not respect the Constitution. They will say that we respect the Parliament but they do not respect the Parliament. We have heard long tales

about the supremacy of the Parliament Mr Chairman When the President of Pakistan constitutionally elected by the people of Pakistan to be the President of Pakistan came to deliver his address in the Parliament what behaviour did the honourable members of the Opposition show to the President. Where was the respect of the Paliament..........

(interruption)

Mr. Shafqat Mahmood: Senator Ishtiaq Sahib, I am not saying that MQM did that. What I am saying is that in general I am speaking about the Opposition. If in some ways you have taken it personally a miss, I do not want to cause any hurt to you and I am sorry for that. But what I am saying is this that on the one hand we speak about the supremacy of the Constitution, on the other hand we speak about the supremacy of the Parliament and what kind of a behaviour do we show? That while the President is delivering his annual address which is a constitutional mandate how does a large number of the members of the Opposition behave? How do they behave? They behaved in a most irresponsible manner. They behaved in a most rowdy manner. Mr Chairman, I would go so far as to say that the behaviour was such that my head hung in shame that here we are sitting in the Parliament and in this way the President of Pakistan is being listened to and unfortunately, because the President of Pakistan was not listened to therefore, some of the remarks that are being made about the speech of the President obviously do not reflect what he said because nobody paid any attention and nobody tried to focus on what was the spirit of what he was saying. Mr. Chairman, what the President was saying was that we must all abide by the Constitution. What he was saying was that a political order has come in the country and this political

order that has come in the country, is a product of the Constitution because Mr. Chairman I put it to you that the 1993 Elections were held according to the Constitution and as a result of the 1993 Elections, a coalition government was formed which was led by the Leader of the Pakistan People's Party, Mohtarma Benazir Bhutto. Now, that was all according to and within the Constitution. My learned friend has gone into great detail about some technicalities but what heis doing is that while looking at the trees he is missing the wood, he is not looking at the greater picture. Who had started to violate the Constitution? Have the Muslim League Nawaz Group ever for one single day accepted that this Government has been elected by the people of Pakistan and that this Government has taken office according to the Constitution? Who has started to violate the Constitution? Has the Muslim League Nawaz Group ever for one single day accepted that this government has been elected by the people of Pakistan? And that this Government has taken office according to the Constitution. Has it been accepted even for one sigle day? In fact, Mr. Chairman what has happened is that from the moment Mohtarma Benazir Bhutto took oath of office, there were conspiracies afoot to try and get rid of this Government. Not for one single day this Government was accepted. There was no real attempt to be made to work with the Government. I can quote so many examples. In October, the Government took office. In November, take out the newspapers, Mr. Chairman, look at the newspapers and you will see that, Mr. Nawaz Sharif, the honourable leader of the Muslim League, what kind of statements was he making, that we don't think that this Government can last, we don't think that they have right to govern and so on and so forth. Initially, they accepted the election and then they started saying that the election was not

correct. They started crying to show thatsomehow or the other a magic wand came at mid night and changed the results of the elections. Now, I ask you Mr. Chairman, and ask all my friends who love the Constitution and we all love the Constitution, the Constitution is a document which allows us to be here. I ask you, is it constitutional to try and destabilize a Government which has just taken office after the popular mandate has been given to it by the people of Pakistan and then Mr. Chairman, it was not a love for them to stop over there. Then over a period of time a' Tehrik' was launched. Sometime it was called the long march, sometimes it was called the "Tehrik -e-Nijat". I ask the honourable members on the other side what kind of a Constitution is this? Is this 'Tehrik-e-Nijat' constitutional? Of course, it died its own natural death but the question is was that according to the Constitution? Where does it say in the Constitution that a Government which has been formed legally, which has been formed as a result of free election, which has been formed after a popular mandate, should be removed by staging agitation. In fact, Mr. Chairman, very serious, extraordinary effort was made to bring down this Government and the honourable members of the House and of the other honourable House kept giving statements, this Government will be here for 10 days, "this Government is for 14 days or this October is the last month of the Government, September is the last month of the Government". By the grace of God we are still here. By the grace of God, as long as the people of Pakistan have given us the mandate, we will continue to be here. But I ask you, is this constitutional behaviour? So, Mr. Chairman, I would say this to you and I was not going to speak so long on the Constitution but my honourable friends, the member whom I respect from the bottom of my heart has spent so much time trying to talk about constitutional violations of the

Government. I Sir, first of all accept that this Government is constitutionally elected, accept that this Government is there as per the Constitution and stop these conspiracies , stop all these agitations against the Government then sit with us and then we will together solve the problems of this country because I also believe Sir, I believe it from the bottom of my heart that we have to get together to change the destiny of this nation. We can not do it alone. Mr. Chairman, they have to come with us. The Opposition is a part of us and we have to do it together but for God's sake accept the supremacy of the Constitution, for God's sake accept that this Government is constitutional , it has a right to rule and it will rule as long as it has a majority and until 1998 when next election will be held. Then I will accept when you say to me that this constitutional lacuna has been observed or that detail of the Constitution has not been accepted. Sir, I will then accept what you are saying. But please Sir, first accept that this is a constitutional Government and it has a right to rule. Mr. Chairman, I was going to confine myself only to two aspects because there are large number of things that can be said on what the President said and we have a shortage of time. So, therefore, I will confine myself only on two aspects and those aspects are the economy and the foreign policy. Mr. Chairman, when we took office, the budget deficit of this country was close to 150 billion rupees. Mr. Chairman, when we left office in 1990, infact, when we were forced to leave office, when we were dismissed illegally and unconstitutionally, the budget deficit was 34 billion rupees. In the two and a half years, that the Muslim League had the great good fortune to rule the country, the budget deficit ballooned from 34 billion to 150 billion. Now, Mr. Chairman, this may be one point. But this is a point to be focused upon. Because when the budget deficit increases, what do

you do? After all it is as simple as that you have "X" amount of money and you have "X" amount of programme that you want to carry out with the "X" amount of money that you have. And you have less money and you are spending more. What do you do? So, this Government started borrowing heavily. So, Mr. Chairman, when we took office, when this Government took office, the domestic debt which was 350 billion rupees, when we left or when we were forced to leave, I am sorry to my colleagues, I keep saying left, we did not leave, we were forced to leave, so, domestic debt was 350 billion rupees, and we took office: the domestic debt, in two and a half years, had ballooned to 650 billion rupees, an increase of 300 billion only in two and a half years. I may briefly explain, Mr. Chairman, that a domestic debt comprises the entire borrowing of the Government over a long period of time. Infact, since 1947, it is a cumulative debt. So, in 1990, when we leave office, the cumulative debt of the nation since 1947 of internal borrowing is 350 billion rupees and in two and a half years of utter mismanagement of the economy, the internal borrowing goes up by 300 billion rupees which means that the borrowing, the internal debt had gone up to 650 billion which meant that paying an interest on that debt was so high that we have still not been able to recover from that and we were often told by the honourable then Prime Minister, Mian Muhammad Nawaz Sharif, that we are going to have self-sufficiency, that

خود انحصاری

we are not going to go with a begging bowl. Sir, I will put it to you that when the People's Party Government was forced to leave office in 1990, the foreign debt of the nation, cumulative debt of the nation since 1947 was 15 billion dollars, and in two and a half years, there was an increase of 3.5 billion dollars in the

cumulative debt of the nation.

So, this is the way they were managing the economy. Mr Chairman. And they were managing the economy this way because what were they doing? They were buying planes worth 40 million dollars, actually the planes was much less, but it was over invoiced and it was bought for 40 million dollars. They spent a billion dollars, Mr. Chairman, a billion dollars, 32 billion rupees on the yellow cab scheme, and where are those yellow cabs, Mr. Chairman? Those yellow cabs are now mostly in Afghanistan because they have gone from here. Only about 23% of people who got the yellow cabs are paying the banks the interest and the principle that is due to them. The rest of all ran away as we had anticipated right from the beginning. Because that was a scam, and lot of people made money in that. But what happened? The result was that the debt, the domestic and international, kept ballooning up and they did not stop with that, Mr. Chairman, unfortunately, and I say this unfortunately because to me infrastructure development is as important as to anybody else But with the money that was spent or will be spent on the Motor Way between Lahore and Islamabad, a double carriage international standard road could have been constructed from Karachi to Peshawar. But unfortunately, 25 billion rupees originally, and now the latest estimate is 35 billion rupees, is going to be spent on this Motor Way. So, this is the kind of economy that we inherited. And what did we do? What is our performance in a short period of one year? Mr. Chairman, in 6 months, when we gave our budget, we brought the budget deficit down to 62 billion Rupees. It is nothing short of a miracle. How were we able to do it? We were able to do it because we cut un-necessary expenditure. It was a hard decision to do. Every politician finds nothing more simple than spending

money. You give 10 crores, I will spend it tomorrow in Islamabad because I am elected from Islamabad and I will make everybody happy also. It is easier thing in the world to spend money. Unfortunately, I don't have enough of it but my friends on the other side who have a lot of it, know it is easy to spend it but it is very difficult to cut expenditure. It is very difficult to start living within your means. It is very difficult to raise new revenues because raising new revenues means that you are going to go to the people and say look, we are bankrupt, please give us something, very difficult but Mr. Chairman, this Government with responsibily went to the people, raised the revenue, and also cut expenditure and, therefore, we were able to bring the budget deficit to 62 billion Rupees. Mr. Chairman, we have also tried to put a cap on domestic debt, and at this point of time domestic debt is close to700 billion Rupees. But it is so difficult to put a cap on it, because of the huge borrowing they have done. Mr. Chairman, the problem is, that if 650 billion Rupees have already been borrowed, you have to pay interest on it and interest of 650 billion Rupees is huge. So, you cannot easily cap it but we are trying to cap it. We are trying to cap domestic debt and we are going to go very slow on international borrowings. So, in a responsible manner, this Government has tried to stabilize the economy of this country and is trying to come out of the great mismanagement that the last Government had perpetrated. The last topic on which I am going to speak and Mr. Chairman, I will seek a little bit of your indulgence, you gave them 10 minutes extra, so, I hope you will give me at least, about 5 or 6 minutes.

Mr. Chairman, the third topic on which I am going to speak a little is the foreign policy of Pakistan. Mr. Chairman, when we took office, Pakistan was standing isolated. It was not only isolated, and this is something to focus upon,

it was not only isolated among the nations of the world in general but it was also isolated in the Islamic countries. We were in a situation, where two and a half years of the last Government and then many years of Martial Law before that, we never had the courage even to raise the Kashmir issue- an issue which relates to the very existence of this country. We had not even tried, I mean people say that we tried to go to the UN General Assembly, in 1993, but that was a decision taken by the Moeen Qureshi Government. It was not a decision taken by the Nawaz Sharif Government. So, we were isolated in 1993. It is a historical record that we were almost declared a 'terrorist state'. Now, I say this to you that our national honour is more important to us than anything else and we do not worry about what others think about us, but can you imagine what the repercussions would have been if we were declared a terrorist state in 1993. Our economy, our business, our security, our defence, every thing would have been hurt. So that was the kind of legacy that we inherited. And what have we done? In the first instance, we brought Kashmir to the forefront of our national agenda. I challenge everybody over here to please look back on our history of 20 or 30 years and see if there is any other Government which has given so much importance, which has given so much priority to the Kashmir dispute. It is only this Government that brought the Kashmir issue to the forefront of our national agenda. What did we do? We immediately constituted a National Assembly Committee on Kashmir and we requested a most eminent and most venerable politician to head the National Assembly Committee on Kashmir. Then we started to raise the Kashmir dispute in international fora. Now, I say, lot of things were written over here Mr. Chairman, that in Geneva we did, we tabled a resolution and we did not take it to vote and that was a great defeat. I say, yes,

our optimum objective was not achieved, our optimum objective was that that resolution should have been passed, but lot of our other objectives were achieved. The repression on the people of Kashmir was lessened. The Kashmir dispute was internationalized, people all over the world started to think again about Kashmir, something that they had not thought about Kashmir for a long time. I know for a fact that inside the Indian held Kashmir there was a definite.....

حافظ صاحب مجھے ختم کر لینے دیں پھر بعد میں کر لیں بات۔

حافظ حسین احمد۔ ہمارے نو آنوز پارلیمانی وزیر گیلری میں کسی دوست سے ہاتھ ملا رہے تھے تو میں سمجھتا ہوں کہ وہ ذرا آگاہ ہوں۔ میں سمجھتا ہوں کہ آج جو روز عروس ہے اور شب عروس میں داخل ہو رہے ہیں وہ کچھ بولیں۔ میں گزارش کروں گا کہ یہ قانون-----

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ آپ تشریف رکھیں ۔ احساس ہے ان کو۔

حافظ حسین احمد۔ جی ہاں احساس تو ہے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ جی شفقت محمود صاحب۔

Mr. Shafqat Mehmood: So Mr. Chairman, with your kind indulgence this time will be time out from my actual timing.

جس طرح گیمز میں کرتے ہیں ناں کہ جو injury time ہوتا ہے یا دوسرا ٹائم ہوتا ہے اسے نکال دیتے ہیں ۔ تو یہ ٹائم میرے ٹائم سے منہا کر دیا جائے ۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ میرے خیال میں یہ ۲۵ سیکنڈ بھی نہیں تھے جو حافظ صاحب بولے ہیں۔

جناب شفقت محمود ۔ اچھا چلیں ٹھیک ہے۔

So, Mr. Chairman, what I was saying was that it is true that we did not achieve our maximum objectives in Geneva but we did achieve something and what we achieved was that we were able to internatinalize the Kashmir issue and

secondly and perhaps more importantly we were able to make the Indian more conscious of the repression that they were committing on the Kashmiri people and, therefore, were able, for at least a short while, to lessen the burden on the Kashmiri people.

Then Mr. Chairman, it was after a long time that Islamic Foreign Ministers' Conference was held in Islamabad and two very significant decisions took place in that Islamic Foreign Minsiters' Confernece. One significant decision was that a unanimous resolution was passed condemning India for the atrocities that were being perpetrated on the people of Kashmir. Now, that was asignificant achievement but I think in some way and even more significant achievement was made and that significant achievement was that on the pattern of the Bosnian Contact Group a Contact Group of the OIC was established in the Islamic Foreign Ministers' Conference in Islamabad. Now, this Contact Group is comprised of two of the most important Islamic countries - Saudi Arabia and Turkey and includes Niger and Pakistan. Now, we went to United Nations Mr. Chairman, and we were exploring the possibility of tabling a resolution but the Contact Group decided that they want to explore on their own the possibility of tabling a resolution. We may differ on whether that resolution should have been tabled or should not having been tabled. Some of us may feel that resolution should have been tabled irrespective of the consequences. Some of us might feel that no, unless and until victory is assured, we should not table resolution. I am going to take another point of view. I say Mr. Chairman, whether we table the resolution and lose or we don't table the resolution, the point is that India knew that Paksitan is going to United Nations and is going to bring Kashmir in one form or the other and that in itself started having an impact in the Indian held

Kashmir. We got and I say this fact with all responsibility that the Indian started releasing Kashmiri leaders in the Indian held Kashmir, this may also be a part of their own strategic thinking but I would say that the very fact that Pakistan had raised the case for them in the international fora. It was also something that had an impact on them because they were concerned that if this pattern of barbarity and violence that they are committing again the people of Kashmir continues and we are not able to show anything, the world is going to finally stand up and start condemning us. So, therefore, I say to you the very fact that our intention to try to do something in United Nations had an impact.

And lastly, Mr. Chairman in the Islamic Conference in Casablanca, two or three very significant things have happened which should paid attention. No. 1, a unanimous resolution has been passed.

(interruption)

Mr. Deputy Chairman: Please order in the House. you carry on, please.

Mr. Shafqat Mahmood: I was saying, Mr. Chairman, that in Casablanca two or three very significant things happened. No. 1 a very strong unanimous resolution was passed asking for a solution of the Kashmir dispute according to the U.N. Resolutions.

Mr. Deputy Chairman: I shall request you also to please mind your time also.

Thank you very much.

Mr. Shafqat Mahmood: Absolutely, Sir. On last point I am going to speak, a very important Resolution was passed because it said that the

Kashmir dispute should be solved according to the U.N. Resolutions. It did not mention the Simla Accord, meaning thereby that the international community must accept its responsibility that the Security Council Resolutions that have been passed on Kashmir should form the basis of the settlement on Kashmir. That is a very significant development. The second significant development, Mr Chairman is that the Contact Group Meeting that took place over there was attended at the hightest level. The President of Turkey participated in the Contact Group Meeting. The President of Niger participated in the Contact Group Meeting. Crown Prince who is the heir apparant to the throne in Saudi Arabia participated in that meeting and Mohtarama Benazir Bhutto, as a Leader of the Pakistan delegation participated in that meeting. Sir, this is an affirmation at the highest level by these countries that they support the stand of Paksitan on Kashmir and this is very significant and important development.

Mr. Deputy Chairman: Thank you very much. You have taken five minutes more.

Mr. Shafqat Mahmood: Five minutes remain?

Mr. Deputy Chairman: You have taken five minutes extra.

Mr. Shafqat Mahmood: O.K. Sir, two minutes more, Sir. Third significant development that took place was that Kashmiri leaders were allowed by India to come to Casablanca and plead their case. This was the first time that Mir Waiz Umar Farooq, this young man of 21, was permitted by the Indian government to come over there. Now, my contention, Sir, is that the fact that Kashmiri leader were allowed to come to Casablanca has a connection with something that happened in New York and what had happened in New York was

that the Kashmiri leaders were not allowed to come and when the Kashmiri leaders were not allowed to come , we had raised the issue in the United Nations and because of that pressure that we had generated in the United Nations ; this time the Indian felt that they should not stop the Kashmiri leader from coming to Casablanca. So, Mr. Chairman, I am going to only sum up the three point that I have made. That my honourable learned friend talked about Constitution, I say to you Sir, please accept a Constitutional Government which is in office, accept the macro reality that this Constitution is supreme and then we will talk about the minor details of the Constitution that you have in great detail mentioned. Accept that the People's Party Government has been elected by the people and is here for a period of time as long as it has support. No. 1. No 2, acknowledge a fact that a mis-managed economy, an economy which was in debt has been put on in its rails again . Acknowledge that we have made a difference and that "INSHALLAH TAALA" I have no time to mention that investment of billions dollors is coming and the fact that Pakistan's economy is in a better shape today than it was a year ago and third Sir, accept the fact that Pakistan's Foreign Policy has brought Kashmir to the forefront of the international attention and forefront of our foreign policy and No.2 that we have significantly increased the pressure on India and "INSHAALLAH TAALA" with this policy in a sustained manner, the liberation of Kashmir is not impossible. So, with these, I thank you very much.

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ شکریہ ۔ میں دونوں طرف کے حضرات سے گزارش کرنا چاہوں گا کہ کیا ہاؤس کو چلایا جائے یا صبح کے لیے ملتوی کیا جائے ۔ جیسے آپ فرمائیے۔ میں وزیر قانون صاحب سے پوچھتا ہوں۔

پروفیسر این۔ڈی۔خان۔ شروع بھی ہم نے کر لیا ہے ۔ دونوں جانب سے ایک ایک اور سپیکر کو بلوا لیجئے اور کل صبح دس بجے۔۔۔۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ بہتر ۔

I give the Floor to Illyas Ahmed Bilour. Please

جناب الیاس احمد بلور۔ میں آپ کا مشکور ہوں کہ آپ نے آج مجھے صدر صاحب کی تقریر پر بولنے کا ٹائم دیا ۔ حالانکہ دو مرتبہ کراچی پر ڈسکشن ہوئی اور خصوصاً آپ میرے بزرگ ساتھی ہیں مجھے آپ نے بولنے کا موقع بالکل نہیں دیا۔ میں بہت مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے صدر کی تقریر پر بولنے کا موقع دیا ۔ جناب چیئرمین ! صدر صاحب نے بڑی خوبصورت تقریر کی ۔ اور ان کی تقریر کا لب لباب صرف پیپلز پارٹی کی حکومت کی تعریف کے سوا کچھ نہیں تھا ۔ بدقسمتی اس ملک کی کہ اتنے بڑے عہدے پر فائز ہونے کےبعد کم از کم کچھ نہ کچھ پارٹی ازم کو چھوڑ کر ملک کی بات بھی کرتے تو بہت اچھا ہوتا ۔ 13 تاریخ کی اخبار میں ملک حاکمین صاحب کے بیانات پڑھ کربڑا دکھ اور افسوس ہوا ۔ آج جب شفقت محمود صاحب نے یہ کہا جیسے آج بھائی نے کہا میرے عزیز دوست ہیں کہ صدر صاحب ایک منتخب صدر تھے اور جمہوریت کا تقاضا یہ تھا کہ ان کو آرام سے سنا جاتا ۔ میں یہ اپنے بھائیوں سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ ان کا حافظہ اتنا کیوں کمزور ہے۔ جناب غلام اسحاق خان صاحب کو ہم نے ایم آر ڈی کی وجہ سے اے این پی نے نیپ نے کوئی ووٹ نہیں دیا تھا ۔ غلام اسحاق خان کے مقابلے میں ایم آر ڈی کا ایک ستون کھڑا تھا نوابزادہ نصراللہ خان اس کو ہم نے اے این پی نے اور اپوزیشن نے ووٹ دیا تھا ۔ اور پیپلز پارٹی جو ایم آر ڈی کے سہارے ایم آر ڈی کے کندھوں پر بیٹھ کر 88ء میں الیکشن جیتی ۔ اس نے نوابزادہ نصراللہ خان کی کمر میں چھرا گھونپ کر غلام اسحق خان کو ووٹ دیا تھا ۔اور غلام اسحق خان بھی منتخب صدر تھا جو پیپلز پارٹی کے ووٹوں سے منتخب ہوا تھا ۔ تو جب پیپلز پارٹی والے گو بابا گو کی باتیں کررہے تھے ۔ مجھے افسوس ہوتا ہے کہ میرے دوستوں کا حافظہ اتنا کمزور ہے ۔ ہاں اس میں کوئی شک نہیں کہ صدر محترم صاحب جو ہیں انہوں نے سیاسی جدو جہد کی ہے ۔ انہوں تحریکوں میں حصہ لیا ہے ۔ اس میں کوئی شک

نہیں ایک سیاسی ورکر رہے ہیں ہمارے ساتھ ۔ لیکن اس طرف جو منتخب صدر غلام اسحٰق خان تھا۔ وہ بھی پیپلز پارٹی کی ووٹوں سے ہی منتخب ہو کر آیا تھا ۔ ایم آر ڈی سے اس وقت بھی دھوکہ پیپلز پارٹی نے کیا تھا۔ اس کو گوبابا گوبابا کہتے ہوئے اور ان کی تقریر سنتے ہوئے کیوں نہیں سوچا کہ وہ بھی منتخب صدر ہیں ۔ ان میں اور ان میںیہ فرق ہے کہ ان کے خلاف کوئی سکینڈ ل نہیں ہے جبکہ موجودہ صدر صاحب کے خلاف مہران سکینڈل واضح طور پر دنیا کی نظروں میں ہے۔ دنیا نے دیکھ لیا' کیسٹیں لوگوں نےسن لیں ۔ موجود ہیں ۔ جناب عالی' میں صرف اپنے بھائیوں کو اور جمہوریت پسند' لبرل اور نیشنلسٹ ساتھیوں سے یہ درخواست کرتا ہوں کہ پیپلز پارٹی ٹھیک ہے آپ کی پارٹی ہے ۔ ادھر بھی بیٹھے ہوئے ہیں آپ ہمارے دوست ہیں ۔ ہمارے ساتھی ہیں ۔ اگر آپ پیپلز پارٹی کی تاریخ کو اٹھائیں جناب عالی ! تو میں تو یہی کہوں گا کہ پیپلز پارٹی سے زیادہ جمہوریت کی قاتل کوئی جماعت نہیں ہے ۔ اس پارٹی نے آپ کے سامنے کی بات ہے جناب 1970میں مشرقی پاکستان میں آرمی ایکشن کرانے میں سب سے زیادہ ہاتھ اس پارٹی کا ہے ۔اور انہوں نے کروایا ۔ اور وہ ایکشن کروانے کے بعد جناب ذوالفقار علی بھٹو مرحوم اس وقت تک U.N.Assembly میں نہیں گئے جب تک ہماری فوجوں نے ہتھیار نہیں ڈال دیئے تھے ۔ جناب عالی! پیپلز پارٹی کے ہمارے ساتھی اپنی تاریخ کو تو خود خدا را دیکھیں ۔ کہ انہوں نے کیا کچھ نہیں کیا ۔ اور جناب ذوالفقار علی بھٹو صاحب اس وقت مارشل لا ء کے ڈپٹی پرائم منسٹر کی حیثیت سے U.N. اسمبلی میں گئے اور انہوں نے پولینڈ کی قرار داد پھاڑی ۔ وہ قرار داد جس سے پاکستان بچ سکتا تھا۔ لیکن پاکستان کو توڑا ۔ کیوں یہ بھول جاتے ہیں کہ انہوں نے خود وزیراعظم بننے کی وجہ سے پاکستان کو آدھا کیا ۔ جناب عالی پیپلز پارٹی کا پھر آگے کردار دیکھیئے 1970 کے بعد 71 کے بعد انہوں نے کیا نہیں کیا۔ 1971 کے بعد انہوں نے کیا نہیں کیا۔ انہوں نے اس ملک میں بلوچستان کی منتخب حکومت کو برطرف کیا ۔ پختونخواہ کی حکومت کو توڑ ' انہوں نے اس ملک میں عراقی اسلحہ نکالا اوراس کی نمائش پورے ملک میں کی۔ انہوں نے اس ملک میں خاص کر لیاقت باغ میں نہتے لوگوں پر گولیاں چلائیں اور ان لوگوں نے لیاقت باغ میں گولیاں چلانے کے بعد پھر حیدرآباد ٹریبونل بنایا۔ میرے ساتھیوں نے یعنی پیپلز پارٹی والوں نے جمہوریت کی

بہت بڑی خدمت کی۔ میں تو یہ کہتا ہوں کہ اگر یہ جمہوریت پسند ہیں لبرل، نشلسٹ پیپلز پارٹی کے دوست جو وہاں بیٹھے ہوئے ہیں، یہ سوچیں کہ کیا یہ باتیں غلط ہیں۔ یہ پاکستان کی تاریخ میں لکھا ہوا ہے یہ جو کچھ کیا گیا یہ پیپلز پارٹی نے کیا۔ میں آج جو کہہ رہا ہوں تو اس وقت پیپلز پارٹی والے کیا سوچتے تھے۔ پھر میں یہ سمجھتا ہوں کہ 1977 کا جو مارشل لاء جو تھا اس کی بھی پوری ذمہ داری پیپلز پارٹی پر آتی ہے۔ اگر پیپلز پارٹی کے دوست اس وقت دھاندلی نہ کرتے یا پھر دھاندلی کو مان لیتے تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس وقت بھی میں اپوزیشن میں تھا۔ ہوں، اور رہوں گا۔ پیپلز پارٹی کے مخالف تھا۔ میں یہ سمجھتا ہوں جناب کہ اس وقت بھی اگر یہ دوبارہ الیکشن بھٹو صاحب مرحوم کروا لیتے تو ہوسکتا ہے کہ اکثریت مل جاتی۔ لیکن جو ان کی دو تہائی اکثریت ایک خواہش تھی کہ جو میں چاہوں وہ کر لوں وہ مشکل تھی۔ وہ اپنی ضد پر اڑے رہے، ضد کرتے رہے اور یہاں تک کہ ملک میں مارشل لاء لگا اور اتنا طویل مارشل لاء لگا کہ آج پیپلز پارٹی کے میرے بہت سے ساتھی کہتے ہیں کہ ہم نے قربانیاں دیں، چند دوستوں نے ضرور دیں۔ لیکن یہاں میں ایک بات ضرور کہوں گا کہ اگر پیپلز پارٹی کے دوست صحیح طریقے سے قربانی دینے والے ہوتے یا ان کی لیڈر شپ کوئی نئی شادی کر رہی ہے تو وہ اور بات ہے جس دن بھٹو صاحب کی موت کا اعلان ہوتا ہے تو کوئی کہیں جا رہا ہے اور کوئی باہر یورپ جا رہا ہے۔ اگر یہ نہ کرتے اور ورکر قربانی دیتے تو بھٹو صاحب کو کوئی پھانسی نہیں لگا سکتا تھا۔ یہ دودھ پیتے مجنوں ہیں، جب گورنمنٹ آتی ہے تو یہ دودھ پیتے مجنوں بڑے گرم ہو جاتے ہیں۔ چند دوستوں نے کافی قربانیاں بھی دی ہیں، لیکن اکثریت نے قربانی نہیں دی۔

جناب والا! اس کے بعد موجودہ حالات دیکھیئے! صدر مملکت ہمارے بزرگ، دوست ساتھی ہیں، اور پارلیمنٹ کے ممبر ہیں۔ وہ فرماتے ہیں کہ آئین کی بالادستی کے لئے کام ہونا چاہیئے۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ صدر صاحب نے جس طریقے سے پختونخواہ کی حکومت کو موجودہ حالات میں توڑا اور پھر توڑنے کے بعد وہاں گورنر راج نافذ کیا، کیا یہی آئین اور قانون کا تقاضا ہے؟ میں صدر مملکت سے یہ درخواست کروں گا کہ پارٹی ازم سے کم از کم تھوڑا سا پچاس فیصد دور رہیں آپ خدا را صدر مملکت ہیں جیسا کہ آپ کہتے ہیں کہ منتخب صدر پاکستان ہیں۔ ہم بھی مانتے ہیں وہ صرف پیپلز پارٹی کے نہیں بلکہ سب کے صدر ہیں۔ خدا کے لئے آپ سپریم جیالا نہ بنیں، آپ پاکستان کے صدر ہیں لہذا پورے ملک کے صدر بنیں۔

جناب چیئرمین! صاحب میں صدر صاحب کے بارے میں کچھ اور باتیں بھی عرض کرنا چاہوں گا ۔ آج اس ملک میں جو حالات ہیں اور جو حالات جا رہے ہیں وہ سب پر واضح ہیں ۔ جو کچھ کراچی میں ہو رہا ہے ۔ وہ کس سے چھپا ہوا ہے ؟ یہاں تک کہ کراچی کے بارے میں میں یہ عرض کروں گا کہ بوسنیا اور کشمیر میں اتنے لوگ پورے مہینے میں نہیں مرتے جتنے روزانہ کراچی میں مر رہے ہیں اور ہمارے ایک وزیر صاحب فرماتے ہیں ' پرسوں ان کی statement تھی' وہ فرماتے ہیں کہ اتنے بڑے شہر میں پانچ چھ آدمی مر جائیں تو کوئی حرج نہیں ہے ۔ جناب چیئرمین' میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ یہ وزیراعظم صاحبہ کا صوبہ ہے ۔ ان کو concern ہونا چاہیئے ۔ وزیراعظم صاحبہ نے آج تک کوئی پرواہ نہیں کی ہے۔ جو کچھ کراچی میں ہو رہا ہے۔ ان کو اس کی بالکل فکر ہی نہیں ہے۔ she is least bothered ہونا تو یہ چاہیئے تھا کہ ہوم منسٹر اور وزیراعظم صاحبہ کم از کم وہاں اپنا ہیڈ کوارٹر بنائیں اور کوشش کریں کہ وہاں کے حالات جلد سے جلد ٹھیک ہوں۔

جناب والا! میں یہ سمجھتا ہوں کہ اگر یہ sincere ہیں کراچی کے حالات ٹھیک کرنے کے بارے میں تو اس کے بارے میں' میں تھوڑی سی عرض کروں گا کہ لیڈر آف دی اپوزیشن نے کچھ دن پہلے ایک request کی تھی اور کہا تھا کہ ' میں کراچی کے معاملے میں تعاون کرنے کے لئے تیار ہوں' تو محترمہ وزیراعظم صاحبہ نے جواب میں کہا کہ جی' آپ نے اگر کوئی رائے دینی ہے تو میرے چیف منسٹر صاحب کو دیں' تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ میرے خیال میں کراچی کے حالات کو سدھارنے میں interested نہیں ہیں۔ اب یہ کراچی میں کیا کرنا چاہتے ہیں یہ اللہ بہتر جانتا ہے۔ کراچی میں حالات کو جس طرف یہ لے جا رہے ہیں' میں نہیں سمجھتا کہ ان حالات میں کیا ہو گا اور کیا نہیں ہو گا؟

جناب عالی! اس ہاؤس میں کئی بار یہ کہا گیا ہے کہ الطاف حسین واپس آئے اور آئین اور قانون کے مطابق عدالتوں کے سامنے پیش ہو جائے۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ اگر اس ملک میں نسرین جلیل صاحبہ پرائم منسٹر آف پاکستان بن جائیں تو میرا خیال ہے کہ پھر ہی الطاف صاحب واپس آ سکتے ہیں۔ otherwise الطاف صاحب کا آنا اور خاص کر موجودہ پیپلز پارٹی کی گورنمنٹ میں judiciary کا independent ہونا یا یہ سوچنا کہ judiciary independent ہو گی' میں یہ سمجھتا ہوں کہ this is next to impossible۔ جناب والا! آپ کو یاد ہو گا' مجھے اچھی طرح یاد ہے' پیپلز پارٹی کے دوستوں' سندھ کے دوستوں کو ضرور یاد ہو گا کہ سانگھڑ میں سیشن جج کے ساتھ جو واقعہ

پیش آیا تھا' کیا آیا تھا؟------ جناب ذوالفقار علی بھٹو صاحب کی حکومت تھی اور صوبوں میں اور مرکز میں بھی ان ہی کی حکومت تھی۔ اس وقت جو واقعہ پیش آیا وہ کسی سے چھپا ہوا نہیں ہے اور نہ ہی چھپا رہ سکتا ہے۔ آج صدر صاحب یہ فرماتے ہیں کہ judges کا تقرر جو ہے وہ آئین کے مطابق ہے تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ سپریم کورٹ اور ہائی کورٹ کے judges کو جس طرح اس مرتبہ مقرر کیا گیا ہے' اس کی مثال نہیں ملتی ۔ ان میں کئی ایسے جیالے بھی ہیں جن پر لیاقت باغ کا مقدمہ بھی چل رہا ہے ابھی تک' سننے میں یہی آیا ہے' تو ان کو بھی جج بنایا گیا ہے۔ اور پھر یہ کتنے مذاق کی بات ہے' بدقسمتی ہے ہماری' میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ ہمارے ملک کی بہت بڑی بدقسمتی ہے کہ اس ملک کی سپریم کورٹ ہارس ٹریڈنگ کو جائز قرار دیتی ہے۔ کتنی بدقسمتی ہے۔ سرحد پختونخواہ کے معاملے میں جو سپریم کورٹ میں کیس تھا' اس میں یہ بتایا گیا 5 to 7 کی ریشو سے سپریم کورٹ میں فیصلہ دیا گیا کہ ہارس ٹریڈنگ جو ہے وہ جائز ہے۔ تو میں سمجھتا ہوں کہ پیپلز پارٹی کی گورنمنٹ میں کبھی independent judiciary کام نہیں کر سکتی ہے۔ آج independent judiciary کی ہی وجہ سے ہمارے ایک وزیر صاحب کو جانا پڑا اور نئے وزراء صاحبان آئے ہیں۔ پیپلز پارٹی کے ساتھی independent judiciary پر believe ہی نہیں کرتے اور نہ یہ چاہتے ہیں کہ یہاں independent judiciary ہو' جو interpretation یہ چاہیں that should be the final اور جو interpretation محترمہ صاحبہ کہیں that should be the final اسپیکر کی رولنگ' چیئرمین کی رولنگ سے وہ agree نہیں کرتی ہیں' کیونکہ ان کے ذہن کے مطابق یہ رولنگ آئین کے خلاف ہے۔ حالانکہ یہ آئین کے بالکل مطابق ہے۔ جناب والا! میں یہاں جاتے جاتے اتنی بات ضرور اپنے ساتھیوں کو کہہ جاتا ہوں----

جناب قائم مقام چیئرمین۔ کہاں جا رہے ہیں۔

جناب الیاس احمد بلور ۔ جناب والا! میں اتنی بات ضرور کہنا چاہوں گا کہ یہ دوست کہتے ہیں کہ اس گورنمنٹ کے پاس elected verdict ہے عوام کا ووٹ ہے۔ میں معذرت کے ساتھ کہتا ہوں کہ یہ گورنمنٹ جو ہے I do not think that it is an elected Government, it has been manoeuvred کچھ طاقتوں نے' کچھ لوگوں نے' کچھ اداروں نے' کچھ establishment نے' اس طریقے سے manoeuvre کیا کہ ایم کیو ایم کو کہا کہ تم نیشنل اسمبلی کا الیکشن مت لڑو'

ایم کیو ایم نیشنل اسمبلی کا الیکشن نہیں لڑی۔ قاضی صاحب کے لوگوں کو کہا کہ ' قاضی آ رہا ہے ' قاضی آ رہا ہے ' قاضی آ رہا ہے' ۔ ان بیچاروں کو یہ بتایا گیا کہ تم آ رہے ہو اور پھر اس طریقے سے پیپلز پارٹی نے بڑی مشکل سے ۹۰ سیٹیں لیں اور آج وہ فرماتے ہیں کہ ہم elected ہیں No, this is manoeuvring جس طریقے سے manoeuvring کر کے گورنمنٹ بنائی گئی اور جس طریقے سے حالات پیدا کیئے گئے کہ پیپلز پارٹی جیتے ' اس طریقے سے حالات پیدا کر کے آپ جیتے۔ آج بھی اے این پی اورمسلم لیگ کے دونوں کو اکٹھا کیا جائے تو ان لوگوں نے دس لاکھ ووٹ کم لیئے ہیں۔ جناب والا! ضمنی الیکشن ہونے ہیں عوام ان کے ساتھ نہ تھی نہ ہے۔ آج بھی میں دعوے سے کہتا ہوں کہ سرحد میں جو حکومت چل رہی ہے un-elected, un-democratic گورنمنٹ ہے۔ میں عرض کرتا ہوں کہ سرحد میں دو ضمنی الیکشن ہونے ہیں۔ یہاں اس فلور آف دی ہاؤس پر منسٹر صاحب نے فرمایا تھا کہ میں استعفی دے دوں گا اگر نوشہرہ کا الیکشن ہار گئے لیکن کوئی استعفی انہوں نے نہ دیا۔ دونوں الیکشن ہم جیتے اور دو الیکشن اور باقی ہیں' بونیر کا اور سوات کا۔ جس وقت بھی یہ ضمنی الیکشن کروائیں گے انشاء اللہ ہم جیتیں گے اور ان کو شکست فاش ہو گی۔ عوام ان کے ساتھ نہیں ہیں اور یہ ایک حالات بنا دیئے گئے تھے کہ پیپلز پارٹی کی گورنمنٹ آئے۔ آج میں ان قوتوں سے جنہوں نے یہ حالات بنائے' یہ پوچھتا ہوں کہ کیا پیپلز پارٹی good deliver کر سکی ہے یا نہیں؟ پیپلز پارٹی نے اس ملک کو کیا دیا؟ میں آپ کو بتاتا ہوں' 'اکانومسٹ' ایک رسالہ ہے' اس نے پچھلے ہفتے یہ لکھا ہے کہ پاکستان میں ایک سال میں ۳۰۰ فیصد مہنگائی ہوئی ہے۔ تین سو فیصد۔ جب کہ اس کے آس پاس کے ملکوں سری لنکا' بنگلہ دیش' انڈیا میں ۲۰ فیصد ہوئی۔ پچھلے سال میں ہمارے ہاں پیپلز پارٹی نے ہمارے غریب لوگوں کو' جن سے وہ مزدور' کسان' غریب اور ملازموں کی پارٹی کہہ کر ووٹ لیتے ہیں' کیا دیا ہے؟ مہنگائی اور مہنگائی بھی اس حد تک کہ آپ سوچ بھی نہیں سکتے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ مہربانی کر کے وقت کا خیال رکھیئے گا۔

جناب الیاس بلور۔ دو منٹ جناب - میں ان طاقتوں سے پوچھتا ہوں کہ انھائیس دورے بیرون ملک کرنے کے بعد محترمہ نے اس ملک کے لئے کیا لیا؟ کیا کیا؟ کچھ بھی نہیں۔ اس ملک کو صرف لاء اینڈ آرڈر کی situation دی۔ کراچی کے حالات بد سے بدتر ہو رہے ہیں' حالانکہ

میں گولیاں چلائیں، لوگوں کو مہنگائی دی۔ دو چھٹیاں کر کے غریب ملازموں کو پرابلم دینے اور جب دو چھٹیوں کی بات چھیڑی تو saving کی بات کرتے ہیں۔ میرے بھائی شفقت محمود صاحب نے بڑی باتیں کیں borrowing کے متعلق۔ میں ان کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ اس سال کے بجٹ میں پرائیویٹ بنک میں جو borrowing دکھائی تھی وہ ۲۰ بلین دکھائی تھی سال میں۔ For your information شفقت صاحب! اب تک آپ دسمبر تک یا نومبر تک، ۲۰ بلین لے چکے ہیں borrowing۔ جبکہ پچھلے سال کل ۱۰ ملین borrowing تھی۔ اب آپ اپنی کتابیں اٹھا کر دیکھئے۔ آپ چھ مہینے میں اپنا سال کا کوٹہ لے چکے ہیں۔ بنک borrowing کر چکے ہیں۔ میں نہیں سمجھتا کہ آپ کیسے کہتے ہیں کہ آپ اکانومی میں ٹھیک جا رہے ہیں۔ اب میں تھوڑا سا پختونخواہ کے بارے میں عرض کروں گا۔ میں اپنے پختونخواہ کے سینیٹر اور جو دوسرے قبائل لوگ ہیں، انہیں بھی میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اس کے بارے میں سوچیں کہ ہمارے ساتھ کیا ظلم ہو رہا ہے۔ موٹر وے کو ختم کرنے کے بعد موجودہ گورنمنٹ نے ہم سے جو کیا کیا ہے؟ انہوں نے کاغان ویلی روڈ abandon کر دی ہے، مردان۔ کالام روڈ بھی abandon کر دی ہے۔ تھیا گلی۔ باڑیاں روڈ کا سکوپ کم کر دیا گیا ہے اور سکوپ اس وقت کم کیا گیا ہے جب بلاسٹنگ ہو چکی ہے، درخت کاٹے گئے ہیں لیکن پھر بھی سکوپ کم کر دیا گیا ہے۔ یہ ہمارے صوبے میں ہو رہا ہے۔ جو قراقرم ہائی وے تھی اس کی duel carriage کا فیصلہ ہوا تھا اس کو سنگل کیرج کر دیا گیا ہے۔ حسن ابدال۔ پشاور ہائی وے جو ہے اس کی سپیڈ اتنی آہستہ ہے کہ شاید ان کے دور میں، خیر ان کا دور تو جلدی ختم ہو رہا ہے، شاید ہی ان کے دور میں کبھی بنے۔ اس کے بعد جناب انڈس ہائی وے کی پراگریس جو ہے that is very slow وہاٹ ٹنل کے بارے میں یہ کہا جا رہا ہے کہ اگلے سال شاید شروع ہو جائے اور لواری ٹنل کے بارے میں ابھی تک کوئی اطلاع نہیں ہے کہ آیا وہ شروع ہو رہی ہے یا نہیں ہو رہی۔ جناب عالی، یہ ہمارے پختونخواہ سے جو رویہ اختیار کیا جا رہا ہے، میں اس کو condemn کرتا ہوں اور میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ جو پیپلزپارٹی کی گورنمنٹ ہے اس صوبے کے ساتھ بالکل step mother کا سلوک کر رہے ہیں، اور ساتھ میں ہاؤس کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ اب انہوں نے ریلوے کی ڈبل لائن جو شروع کی ہے، وہ بھی ملتان اور لودھراں سیکٹر سے شروع کر رہے ہیں، میں یہ چاہتا تھا کہ کم از کم یہ N.W.F.P یا پختونخواہ جو بھی اس کو آپ نام دیں، ہم تو اسے پختونخواہ ہی کہیں گے، اس سے شروع کیا جائے اور اس کا واحد حل میں یہ

سمجھتا ہوں یہ ہے کہ نیا الیکشن کرایا جائے ' اور نئی verdict قوم سے لی جائے اور electionہوں ' اس سے قوم اپنے ووٹ دینے کے حق کو ' جو ان سے چھینا گیا ہے ' اس کو دوبارہ حاصل کرے ۔ Thank you very much ۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ شکریہ جناب ۔ میں جناب میاں سیف اللہ پراچہ صاحب سے گزارش کروں گا کہ وہ فلور لیں۔

جناب سیف اللہ خان پراچہ۔ جناب چیئرمین صاحب ' صدر صاحب کی تقریر مدبرانہ ' وزنی اور پرمعنی تقریر تھی ' مگر ہم صحیح سن نہیں سکے کیونکہ ہمارے اپوزیشن کا بھائیوں نے اتنا شور مچایا کہ کچھ سنائی نہیں دیا ۔البتہ اس کو پڑھا ہے ' انہوں نے کئی اہم مسائل کی نشاندہی کی ہے ۔ اب یہ ہماری حکومت کا کام ہے کہ ان مسائل پر غور کرے اور مناسب کارروائی کرے۔ یقیناً ایک جمہوری نظام میں اپوزیشن کا رول یہ ہوتا ہے کہ حکومت کی short comings کی نشاندہی کرے اور healthy criticism کرے ۔ مگر آج اس ایوان میں زیادہ تر جو criticism تھی وہ for the sake of criticism تھی اور healthy criticism سے وہ ہٹ گئے ۔ بعض ایسے issues ہیں جو کہ National interestمیں ہیں ' ان پر حکومت اور اپوزیشن کے views ایک ہونے چاہیں' حکومت اور اپوزیشن مل کر ایک جامع position سامنے رکھیں ' اور وہ کیا ہے' سرفہرست ہے کشمیر ' نمبر ۲ ہے نیوکلیئر ایشو اور نمبر ۳ ہے نیشنل اکانومی ۔ جب تک آپ نیشنل اکانومی کو لمبے عرصے تک ایک رخ نہیں دیں گے ' ایک direction نہیں دیں گے ' تو آپ کی اکانومی کیسے ٹھیک ہو گی؟ مثال کے طور پر ہمیں پتا ہے کہ پچھلی حکومتوں میں بھی یہی مسائل تھے ۔ جب تک ہم دونوں مل کر ان مسائل کا حل تلاش نہیں کریں گے تو ہمارا national interest پورا نہیں ہو سکے گا ۔ جناب کیونکہ ٹائم بہت تھوڑا دیا ہوا ہے ' لہذا میں یہ اپنے ذمے نہیں لوں گا کہ اپوزیشن کی جو نکتہ چینی ہوئی ہے اس کا جواب دوں ۔ میں اس وقت کو چند مسائل high light کرنے میں صرف کروں گا ۔ اور سر فہرست ہے کراچی ۔ اس وقت میرا خیال ہے کوئی شخص نہیں ہے ' چاہے وہ حکومت میں ہو ' یا اپوزیشن میں ہو ' جوکہ کراچی کے حالات سے concerned نہ ہو۔سب نے یہی تجویزیں پیش کیں کہ پیپلزپارٹی اور ایم کیو ایم مل کر آپس میں negotiate کریں ' چیف منسٹر سندھ نے بھی اسی کے متعلق دعوت دی ہے ' میں ایک تجویز پیش کرتا ہوں کہ یہ دو پارٹیاں

آپس میں بیٹھیں ' اس کے لئے ایک full time convenor کی ضرورت ہے ' جو کہ ایک سپریم کورٹ کا serving یا retired جج ہو جو کہ دوسرے province کا ہو ' وہ بطور convenor کام کرے ' اس کے پاس مکمل دفتر ہونا چاہیئے ' سٹاف ہونا چاہیئے اور اس کے terms of reference یہی ہونے چاہئیں کہ ان کو بٹھا کر negociation کو آگے بڑھائے تاکہ کسی جامع نتیجے پر ہم پہنچ سکیں ورنہ یہ meetings جو ہیں یہ آہستہ آہستہ چلیں گی اور شاید رزلٹ کو بڑا وقت لگے۔ دوسرا point جو کہ میں نے پہلے بھی عرض کیا تھا اور اب بھی کروں گا کہ کراچی میں عوام کا پولیس پر اعتماد کم ہو گیا ہے اس کی بحالی بڑی ضروری ہے۔ عوام کے c o- operation کے بغیر پولیس کامیاب نہیں ہو سکتی ۔ اور اس میں بڑا ضروری ہے کہ جو ہمارے ریٹائرڈ لیفٹیننٹ جنرل سروپ خان نے ایک رپورٹ دی ہے on police improvement and reforms اس پر جلدی عمل کیا جائے تاکہ جو مناسب اور ضروری تبدیلیاں ہیں ان کو لایا جاسکے مگر ساتھ ہی ساتھکراچی میں جگہ جگہ سنٹرز کھولے جائیں جہاں لوگوں کو دعوت دی جائے کہ وہ معلومات دیں تاکہ یہ جو دہشت گرد ہیں' جو جرائم پیشہ ہیں ان کے بارے میں معلومات حاصل ہو سکیں اور پولیس یہ یقین دہانی کرائے پبلک کو کہ ان کو تھانے میں نہیں بلائیں گے ' ان سے پوچھ گچھ نہیں کریں گے' جو معلومات دے گا اس کو راز میں رکھا جائے گا۔ یقیناً دس میں سے نو غلط ہوں گے مگر دس میں سے ایک تو صحیح ہوگا اور اس سے پولیس کا کام بڑا آسان ہو جائے گا اور دہشت گرد اور miscrients کو پکڑنے میں آسانی ہو جائے گی ۔ جناب والا! جو point میں جھتا ہوں اس کی طرف حکومت تھوڑی توجہ دے اور آج یہ اچھا موقع ہے ' ہمارے صدر صاحب نے تو بہت نشاندہی کی ہے۔ یقیناً ان پر بھی عمل ہو گا مگر میں چونکہ بلوچستان کا رہنے والا ہوں' کچھ بلوچستان کے متعلق ذکر کروں گا' ایک تو یہ ہے کہ کوئٹہ میں آج تک Night landing یعنی PIA کی Night landing کی سہولت نہیں ہے۔ ایک صوبائی دارالحکومت ہونے کے ناطے سے یہ اشد ضروری ہے کہ ہمارے صوبے' میں ہمارے کوئٹہ شہر میں ائیر پورٹ پر Night landing کی سروس ضرور ہو۔ تو میں امید کرتا ہوں کہ اس طرف یقیناً توجہ دی جائے گی ۔ دوسرا! آج تین مہینے ہو گئے ہیں کہ سبی کوسٹ ریلوے لائن خراب پڑی ہوئی ہے۔ کوئی تین چار مہینے پہلے بارشیں ہوئی تھیں' ریلوے کا نظام تو ایسا ہوتا تھا اور فوراً اس کی مرمت ہو تی تھی۔ پتا نہیں کیوں تین چار مہینے گزر گئے ہیں ابھی تک وہ track operationalنہیں ہوا اور اس track پر زیادہ تر coal loading اور مسافروں

کی ٹریفک معطل پڑی ہے ۔ separation of judiciary کے متعلق بھی ذکر کرنا ضروری ہے ہمارے اپوزیشن والوں نے اپنی رائے پیش کی ہے۔ مگر یہ یاد رکھنا چاہئیے کہ ۱۹۷۳ء کا آئین کس نے دیا؟ مسٹر زیڈ۔ اے۔ بھٹو نے، انہوں نے کیسے ساری اپوزیشن کو راضی کیا آئین کے اندر ہے کہ judiciary کو executive سے علیحدہ کرنا ہے مگر کئی حکومتیں اس میں سے گزر گئیں، نواز شریف صاحب کی بھی حکومت گزری، پیپلز پارٹی کی بھی اب حکومت ہے مگر اس طرف کچھ زیادہ توجہ کرنے کی ضرورت ہے اور اس میں بھی اپوزیشن اور گورنمنٹ کو مل کر جدو جہد کرنی چاہئیے تا کہ judiciary ایگزیکٹیو سے جدا ہو سکے ۔ لیکن اگر ہمارے دوست درحقیقت چاہتے ہیں کہ judiciary independent ہو جب تک اس کے finances آپ independent نہیں کریں گے اس وقت تک judiciary کبھی independent نہیں ہو سکتی۔ جب تک اس کو آپ منسٹری آف لاء سے الگ نہیں کریں گے judiciary independent نہیں ہو سکتی۔ البتہ جو کارروائی ہے Judges کی appointment ہے دوسری تیسری باتیں ہیں وہ بھلے وہ ہی رہیں مگر اس کے بعد آپ کو ایک نظام لانا پڑے گا جس کے تحت judiciary completely independent ہو جیسے دوسرے ایڈوانس ملکوں میں ہے امریکہ میں ہے ، انگلینڈ میں ہے ، اس طرف بھی ہمیں توجہ دینی ہو گی ۔

جناب والا! ایک اور بات کی میں نشاندہی کروں گا اور یہ آخری پوائنٹ ہے وہ یہ ہے کہ ہمارے بلوچستان میں ایک ہی بڑی انڈسٹری ہے Coal Mine اور وہ سخت بحران میں مبتلا ہے ۔ اصل میں Coal mining in Balochistan is dying. اور یہ وقت ایسا ہے ، جب کہ اس انڈسٹری کو بچانا چاہئیے ۔ یقیناً ہمیں review کرنا چاہئیے ۔ حکومت کے جو حقوق ہیں ٹیکسیشن کے ، چاہے وہ sales tax ہو یا direct tax ہو یا اور طریقہ کار ہو ۔ اس کو میں چیلنج نہیں کرتا ۔یہ ضروری ہے کہ اگر ایسا نہیں ہوگا تو کیسے حکومتکا نظام چلے گا۔ مگر اس وقت کوئلے پر جو سیلز ٹیکس لگا ہے ، اس سے یہ ہوا ہے کہ بلوچستان کی coal mining industry جو پہلے ہی مر رہی تھی، اب اس کی موت کا process اور بھی تیز ہو گیا ہے اور عنقریب ۶، ۸ ماہ میں یہ بالکل ختم ہو جائے گی ۔ ہمارے بلوچستان کے چیف منسٹر صاحب خود اسلام آباد آئے تھے اور انہوں نے وزیر فنانس سے meeting بھی کی تھی ۔ فنانس کے وزیر نے سیکریٹری فنانس کو بھی بلایا تھا ، CBR کے چیئر مین کو بھی بلایا تھا اور اس پر

بڑی بحث ہوئی ۔ مگر افسوس کی بات ہے کہ اس پر کوئی اچھا نتیجہ نہیں نکلا ۔ آج کے سوالات تو ختم ہو گئے ہیں ۔ کیونکہ اس کا موقع ہی نہیں آیا مگر اس میں بھی ایک سوال آیا تھا ۔ میرا نہیں تھا ۔ کسی اور کا تھا اور اسی مضمون پر تھا ۔ مگر فنانس منسٹری کا جواب حوصلہ افزا نہیں تھا ۔ جناب چونکہ آپ نے وقت پر بڑی سختی کی ہوئی ہے اور ہمارے دوسرے بھائیوں نے اس کا احترام نہیں کیا تو میں بھی انہی کے نقش قدم پر نہیں چلتا ہوں ۔ کتنا وقت میرا ہے جناب صاحب؟

جناب ڈپٹی چیئر مین۔ آپ کے پاس وقت ہے ۔ آپ چلیئے ۔ میں آپ کو دو منٹ پہلے بتا دوں گا ۔ گھڑیاں سب کے پاس ہیں ۔ اگر آپ کی گھڑی بند نہیں ہے تو دیکھ لیجئے گا ۔ کس وقت انہوں نے شروع کیا ؟ آپ نے کتنا وقت لیا ۔۔ وہ کتنا وقت لیں گے ؟ اصل میں ان کی گھڑی بند ہو گئی ہے ۔

جناب سیف اللہ خان پراچہ ۔ جناب ' میں بہت شکر گزار ہوں ۔ next, National Economy ہے ۔ National Economy پر ہمیں توجہ دینی چاہئیے ۔ چاہے ہو ہماری نیشنل اسمبلی ہو اور چاہے وہ سینٹ ہو ' افسوس کا مقام ہے کہ اتنا غور نہیں کیا گیا اور جب تک National Economy کو ہم سیدھے راستے پر ہم نہیں لگائیں گے تو ہمارے بنیادی مسائل کیسے حل ہوں گے ؟ بے روز گاری کیسے دور ہو گی ؟ ملک میں خوشحالی کیسے آئے گی؟ اور یہ ایسا کام ہے کہ وہ ایک حکومت پر چھوڑ دینا کافی نہیں ہے ۔

جناب عالی ! National Economy کا بنیادی ڈھانچہ جو ہے ۔ اس میں کوئی خاص تبدیلی نہیں آئی ۔ کئی حکومتیں گزر گئی ہیں مگر Economy کا ڈھانچہ وہی کا وہی ہے ۔ بنیادی طور پر mixed Economy ہے ۔ پبلک سیکٹر کا رول ابھی نیچے ہو رہا ہے مگر ختم نہیں ہو رہا اور ساتھ ہی ساتھ پرائیویٹ سیکٹر کے رول کو بڑھایا جا رہا ہے but not at the cost of the public sector اور یہی پالیسی معین قریشی صاحب کے زمانے میں تھی ' یہی پالیسی نواز شریف صاحب کے زمانے میں تھی اور کئی حکومتیں گزر گئی ہیں مگر پالیسی وہی ہے ۔ اس کو عملی جامہ پہنانے کے لئیے یہ بہت ضروری ہے کہ ہم دنیا کے سامنے ایک ایسا نمونہ پیش کریں ' ایسی picture of stability پیدا کریں تاکہ لوگ اس ملک میں آئیں اور دل کھول کر سرمایہ لگائیں تاکہ ہم پرائیویٹ سیکٹر کے

ذریعے ، جیسے کہماری مختلف حکومتوں کا ارادہ تھا اور ہماری پیپلز پارٹی کا بھی اور پیپلز پارٹی نے عملی جامہ پہنا کر دکھایا ہے ۔ یہ کہنا کہ وہ investors باہر سے کیوں آئے ۔امریکن Investors انرجی میں کیوں آئے ؟ تو جناب کیا پچھلی حکومت میں یہ کارروائی نہیں ہوئی تھی ۔ کیا نواز شریفصاحب کی حکومت میں یہ کارروائی نہیں ہوئی تھی ؟ کیا وہ لندن اسی کام کے لئے نہیں گئے تھے اور دعوتیں دیتے رہے۔ اب اگر PPP کی حکومت اس معاملے میں کامیاب ہوگئی ہے اور اگر US حکومت نے بھی اس کو بڑی اہمیت دی کہ سیکریٹری آف انرجی ہیزل اولیری خود ایک ٹیم لیکر پاکستان میں آئی اور پھر follow up کے لئے فیلواٹ آیا ۔ ہمیں خوش ہونا چاہیئے مگر حال ہی میں میں نے یہ دیکھا کہ ہماری اپوزیشن نے اس کو تنقید کا نشانہ بنایا اور پریس میں پیش کیا ۔ تو یہ رویہ تنقید کا ہم ضرور رکھیں مگر جہاں پر ملک کی مفاد ہو ، وہاں پر یقینا تنقیدکو healthy نوعیت کا ہونا چاہیئے اور اس سے آگے نہیں بڑھانا چاہیئے ۔ شکریہ جناب ۔

جناب ڈپٹی چیئرمین ؛ شکریہ ، میاں صاحب ۔ میرے خیال میں اگر ایک منٹ مجھے بھی دے دیں آپ اپنے اس ۲۰ منٹ میں سے تو میں ایک چھوٹا سا کام کر لوں leave applications کا ۔ اجازت دیتے ہیں آپ ؟

LEAVE OF ABSENCE

جناب ڈپٹی چیئرمین ؛ سید محمد فضل آغا نے ذاتی مصروفیات کی بنا پر مورخہ ۲۶ تا ۲۸ دسمبر کے لئے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے ۔ کیا آپ رخصت منظور فرماتے ہیں ؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب ڈپٹی چیئرمین ۔ حاجی گل شیر خان آفریدی کے بھائی صاحب انتقال فرما گئے ہیں ۔ اس لئے انہوں نے تا اختتام اجلاس کے لئے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے ۔ کیا آپ رخصت منظور فرماتے ہیں ؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب ڈپٹی چیئرمین ۔ شیخ ظریف خان مندوخیل نے بعض نجی مصروفیات کی بنا پر مورخہ ۲۴ دسمبر تا حالیہ مکمل اجلاس کے لئے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے ۔ کیا آپ

رخصت منظور فرماتے ہیں ؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب ڈپٹی چیئرمین ۔ شیخ رفیق احمد صاحب اہم ذاتی مصروفیت کی بنا پر ۱۲ اور ۱۴ دسمبر کو اجلاس میں شرکت نہیں کر سکے ، اس لئے انہوں نے ان تاریخوں کے لئے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے ۔ کیا آپ رخصت منظور فرماتے ہیں ؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب ڈپٹی چیئرمین ۔ سید مزمل شاہ ذاتی مصروفیت کی بنا پر مورخہ ۷ تا ۱۴ دسمبر اجلاس میں شرکت نہیں کر سکے ، اس لئے انہوں نے ایوان سے ان تاریخوں کے لئے رخصت کی درخواست کی ہے ۔ کیا آپ رخصت منظور فرماتے ہیں ؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب ڈپٹی چیئرمین ۔ جناب عامر خان مگسی ملک سے باہر ہیں ۔ اس لئے انہوں نے مورخہ ۲۶ دسمبر تا حالیہ مکمل اجلاس کے لئے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے ۔ کیا آپ رخصت منظور فرماتے ہیں ؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب ڈپٹی چیئرمین ۔ ایم ظفر ناگزیر وجوہات کی بنا پر مورخہ ۱۰ تا ۱۴ دسمبر اجلاس میں شرکت نہیں کر سکے ۔ اس لئے انہوں نے ایوان سے ان دنوں کے لئے رخصت کی درخواست کی ہے ۔ کیا آپ رخصت منظور فرماتے ہیں ؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب ڈپٹی چیئرمین ۔ جناب علی نواز شاہ صاحب نے بعض ناگزیر وجوہات کی بنا پر ۲۶ دسمبر تا ۲ جنوری ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے ۔ کیا آپ رخصت منظور فرماتے ہیں ؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب ڈپٹی چیئرمین ۔ سید قاسم شاہ صاحب نے ذاتی مصروفیات کی بنا پر آج مورخہ ۲۶ دسمبر کے لئے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے ۔ کیا آپ رخصت منظور فرماتے ہیں ؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب ڈپٹی چیئرمین ۔ میجر جنرل (ریٹائرڈ) نصیر اللہ خان بابر نے اطلاع دی ہے کہ وہ ۲۰ تا ۲۹ دسمبر اجلاس میں شرکت نہیں کر سکیں گے ۔ کیا آپ ان کی غیر حاضری کی رخصت منظور فرماتے ہیں ۔

The House is adjourned to meet again tomorrow, 27th Dec. at 10 am.

[The House then adjourned to meet again at ten of the clock in the morning on Tuesday, December 27, 1994]

PCPPI—4500 (97) Senat—15-10-97—180.